رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ

سالانہ ....

ششماہی ....

سہ ماہی ....

ماہانہ ....

بیرون ہند

الفضل قادیان

روزنامہ

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو۔

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۷ صفر سنہ ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۹ مئی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج سر درد اور دائیں آنکھ میں درد کی شکایت ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

۱۶ مئی عصر کے بعد ایک دستہ تیار کرنے کے لئے گڑھا بھر نے کا کام پھر شروع کیا گیا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اور اپنے ہاتھ سے کام کیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچے بھی شریک تھے۔ ایک گھنٹہ کے قریب نہایت سرگرمی سے کام کیا گیا۔ بعض غیر مسلم اصحاب نے بھی اپنی خوشی سے حصہ لیا۔

۱۷ مئی جماعت احمدیہ امرتسر کے جلسہ میں شرکت کے لئے بہت سے اصحاب گئے۔ مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ درج کی جائے گی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قادیان میں بار بار آنا ازدیادِ ایمان کیلئے ضروری ہے

تم دیکھتے ہو۔ کہ میں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تا کہ میں دیکھوں۔ کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔ ذرا سی نئی زمین کسی کو مل جائے۔ تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں جا بیٹھتا ہے۔ اور ضروری ہوتا ہے۔ کہ وہ وہاں رہے۔ تا وہ زمین آباد ہو۔ محمد حسین جیسے کو بھی بار میں جا کر ٹھہرنے کی ضرورت آ پڑی۔ پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جائے تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں۔ کیوں یہاں آ کر لوگ گھر نہیں بناتے اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے۔ کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم دیتا ہے۔ تو پھر اس کی فصل کے پکنے۔ اور بار آور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قلب کا نام بھی زمین رکھا ہے اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا۔ زمیندار کو کس قدر تردد کرنا پڑتا ہے۔ بیل خریدتا ہے۔ ہل چلاتا ہے۔ تخم ریزی کرتا ہے۔ آبپاشی کرتا ہے۔ غرضیکہ بہت بڑی محنت کرتا ہے اور جب تک خود دخل نہ دے کچھ بھی نہیں بنتا۔ لکھا ہے کہ ایک شخص نے پتھر پر لکھا دیکھا۔ کہ زرع زہی زر ہے کھیتی تو کرنے لگا۔ مگر نوکروں کے سپرد کر دی۔ لیکن جب حساب لیا۔ کچھ وصول ہونا تو در کنار الٹا کچھ واجب الادا ہی نکلا۔ پھر اس کو اس موقعہ پر شک پیدا ہوا تو کسی دانشمند نے سمجھایا۔ کہ نصیحت تو سچی ہے۔ لیکن تمہاری بیوقوفی ہے خود مہتمم ہو تب فائدہ ہو گا ٹھیک اسی طرح پر ارض دل کی حقیقت ہے۔ جو اس کو بے عزتی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کو خدا تعالیٰ کا فضل اور برکت نہیں ملتی۔ (الحکم ۲۴۔ جولائی ۱۹۰۲ء)

چندہ تحریک جدید کے متعلق حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں تحریک جدید کے مالی حصہ کے متعلق روپیہ کی اشد ضرورت کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ چندہ تحریک جدید کے وعدہ کرنے والے مخلصین کو چاہیئے۔ کہ اپنے وعدوں کو جلد تر پورا کریں۔ تا ان کے اخلاص کا عملی ثبوت ہو۔ جب اخبار میں حضور کا یہ خطبہ شائع ہوگا۔ وہ دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید اس لئے زیادہ چھپوائے گا کہ ہر وعدہ کرنے والے دوست تک حضور ایدہ اللہ تعالے کی یہ آواز پہونچ جائے۔ اور احباب کرام اس پر فوری لبیک کہیں پس جنہوں نے چندہ تحریک جدید اب تک ادا نہیں کیا۔ یا جن کا وعدہ قسط وار ادا کرنے کا ہے۔ اور ان کے ذمہ گزشتہ قسطوں کا بقایا ہے۔ یا جن کا وعدہ دوران سال یا نومبر ۱۹۳۶ء تک ادا کرنے کا ہے۔ اور باوجود سال رواں میں سے چھ ماہ گزرنے کے کچھ نہیں ادا کیا۔ یا زمیندار جماعتیں ہیں۔ اور ان کے افراد نے تاحال کچھ ادا نہیں کیا۔ ایسے تمام احباب کی خدمت میں "تحریک جدید کا خطبہ نمبر" بھیجا جائے گا۔ پس ہر وعدہ کرنے والے مخلص کو اللہ تعالے کی راہ میں حضور ایدہ اللہ تعالے کے ارشاد کی تعمیل میں عملی لبیک کہنے کے لئے ابھی سے طیار ہونا چاہیئے۔ اور حضور کے اس خطبہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان

لائل پور میں احرار کی کھلی ناکامی

امرت سر سے نامراد واپس آکر صدر احرار لائل پور نے شہر لائل پور میں مورخہ ۱۴ مئی کو بڑے زور شور سے شہر میں منادی کرائی کہ آج رات کے ۹ بجے عید گاہ باغ میں احرار کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا۔ مگر وائے حسرت و ناکامی ۱۱ بجے رات تک جلسہ گاہ میں کوئی آدمی جلسہ سننے کے لئے نہ آیا۔ اس ناکامی کو دیکھ کر لیکچراروں نے بھی جلسہ گاہ کا رخ نہ کیا جب صدر احرار کو اپنی اس کھلی کھلی ناکامی کا علم ہوا۔ تو اس نے ایک آدمی کو بھیجا۔ اور وہ جلسہ گاہ سے گیس اٹھا کر لے گیا۔ جب گیس اٹھانے والا گیس اٹھانے لگا۔ تو چند منچلوں نے جو سیر کے لئے ادھر سے گذر رہے تھے کہا کہ تمہارا جلسہ کدھر گیا۔ غرضکہ اس امر کے متعلق کہ احرار کا جلسہ نہ ہوسکا۔ لوگوں میں عجب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور احراری بھی اپنی اس ذلت اور ناکامی کو محسوس کر کے سخت نادم ہو رہے ہیں (نامہ نگار)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضرورت

نظارت دعوۃ و تبلیغ سے وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف فرمودہ کتب کے متعلق محققین و دیگر نادار اشخاص کی طرف سے مانگ آتی رہتی ہے۔ اس لئے احباب اس کار خیر میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ یعنی جو کتب مہیا کرسکیں دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ایک احمدی افسر کا وانہ وزیرستان سے تبادلہ

۵ مئی ڈاکٹر محمد رمضان صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی کو وان کے وانہ سے تبادلہ پر برادرم غلام محمد صاحب آف ڈیرہ اسمٰعیل خان کی طرف سے ڈنر دیا گیا۔ جس میں ۲۰ کے قریب احمدی اور غیر احمدی احباب مدعو تھے۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد ڈاکٹر صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ میں احمدیت کی تبلیغ کی۔ یہ مذہبی گفتگو کا سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ خاکسار مشتاق احمد کلرک۔ گورنمنٹ ملٹری ڈسپنسری کا فارم وانہ کیمپ

لاہور کے خریداران الفضل کے لئے اطلاع

سب آفس "الفضل" لاہور کا تمام انتظام مکمل طور پر دی مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو ۳۵۔ ۵ فلیمنگ روڈ لاہور کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اس لئے قارئین الفضل لاہور کو اپنی تمام اطلاعات فرم مذکور کے کارکنان کو دینی چاہئیں۔ چونکہ الفضل کے لاہور سے متعلقہ تمام امور بوساطت فرم مذکور طے ہوں گے۔ اس لئے آئندہ پرچہ کی قیمت اور بقایا رقوم وغیرہ فرم مذکور کو ادا کی جائیں۔ عدم ادائگی قیمت کی صورت میں فرم مذکور کو اجازت ہے۔ کہ وہ پرچہ جاری رکھے یا بند کر دے۔ احباب کو جن کی طرف بقایا ہے بہت جلد ادا کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ان کے نام باقاعدہ پرچہ جاری رہے۔ اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی سلسلہ احمدیہ کے آرگن کے مطالعہ سے محروم نہ ہوں۔ لاہور اور امرت سر کے اشتہارات کی رقوم وصول کرنے کا حق مدر انڈیا ایڈورٹائزنگ بیورو کو دے دیا گیا ہے۔ (منیجر)

ضلع شاہ پور سرگودھا کی تمام احمدیہ جماعتوں کو ضروری یاد دہانی

جیسا کہ احباب کو اس سے پہلے بذریعہ خطوط لکھا جا چکا ہے۔ ۲۴ مئی بروز اتوار بوقت ۱۲ بجے دن مسجد انجمن احمدیہ سرگودھا میں ضلع کی تمام جماعتوں کے نمائندگان کا اجتماع ہوگا اب بطور یاد دہانی بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مہربانی کر کے تمام جماعتیں اپنے اپنے نمائندے تاریخ مذکور کو ضرور بھیج دیں۔ خاکسار محمد سعید امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

مطالبہ وقف رخصت اور احباب جماعت کا فرض

احباب جماعت کو اپنے نمائندگان مجلس مشاورت سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے مطالبہ وقف رخصت کی اہمیت کے متعلق کس قدر تاکیدی الفاظ میں ارشاد فرمایا۔ کہ ہر ایک احمدی کو اس میں حصہ لینا چاہیئے۔ خواہ وہ ایک دن ہی وقف کرے۔ لیکن زیادہ مفید یہی ہوگا۔ کہ احباب کم از کم ایک ماہ کا عرصہ وقف کریں۔ جس رفتار سے احباب جماعت کی طرف سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ نہایت معمولی ہے لہذا بطور یاد دہانی عرض ہے۔ کہ سکرٹری صاحبان تبلیغ بہت جلد جماعت میں تحریک کر کے وقف کنندگان رخصت کے ناموں سے نیز یہ کہ کس تاریخ سے کتنا عرصہ وقف کرتے ہیں اطلاع دیں۔ انچارج تحریک جدید قادیان

تبلیغی البم کے متعلق اعلان

تبلیغی اغراض کے ماتحت نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کے بعض حصص کو محفوظ کرنے کے لئے نظارت تالیف و تصنیف ایک احمدیہ البم تیار کروانے کی تجویز کر رہی ہے۔ اس لئے جن احباب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء اور قدیم صحابہ کے فوٹو ہوں۔ وہ سب فوٹو دفتر نظارت تالیف و تصنیف میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ ان فوٹو کی نقول حاصل کر کے مجوزہ البم میں شامل کی جاسکیں۔ یہ فوٹو بعد استعمال متعلقہ احباب کو پوری احتیاط کے ساتھ واپس کر دیئے جائیں گے۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ صفر ۱۳۵۵ھ

ہندوستان میں مروجہ طریقِ تعلیم کی اصلاح کی ضرورت

وُہ ملک جو دُنیا کے بیشتر ممالک سے مالی۔ اقتصادی۔ تجارتی اور صنعتی لحاظ سے بہت پسماندہ ہے۔ اور جس کے باشندوں کی روزانہ آمدنی چھ پائی فی کس سے بھی کم ہے اس میں تعلیم کا ایسا طریق رائج ہے۔ جو نہ صرف یہ کہ نوجوانانِ ملک کو ان کے فطری رجحانات اور ادراکات کی نشو و نما کرکے انہیں اس منزل تک نہیں پہونچاتا۔ جہاں پہونچکر وُہ اپنی ذات کے لئے فائدہ مند ہونے کے علاوہ ملک اور قوم کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ بلکہ وُہ صریح طور پر ان کی قوتِ عمل اور ذہنی صلاحیتوں کو ضائع کرکے انہیں مفلوج بنا رہا ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں۔ کہ ہمارے ہزاروں طلباء جو سکولوں اور کالجوں سے فارغ التحصیل ہوکر جب عرصۂ کشمکشِ حیات میں قدم رکھتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ اپنے لئے اور اپنے لواحقین کے لئے کسی فائدہ کا موجب بنیں۔ والدین پر اور اگر ذرا وسعتِ نظر سے دیکھا جائے۔ تو تمام ملک پر ایک نہایت ناقابلِ برداشت بار ثابت ہوتے ہیں۔ پھر معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ مصیبت بالائے مصیبت ملک کے یہ نونہال صرصرِ حوادث اور دستبردِ روزگار کی تاب نہ لاتے ہوئے۔ اور اپنے آپ کو چند للبقا اور تنازع للبقا کے ناقابل پاکر اخلاقی تباہی اور تسفل کے ایسے عمیق گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ جہاں سے ان کا ابھرنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ ملک میں ایسی ایک نہیں۔ بیسیوں مثالیں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ملک میں جتنی تخریبی تحریکیں مثلاً انقلابی اور دہشت انگیزی کی تحریکیں اُٹھتی ہیں۔ وُہ ایسے ہی نوجوانوں کی رہینِ منت ہوتی ہیں۔ جو یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد ملازمت اور معاش کے تمام راستے مسدود پاکر مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور آخرکار ایسی خطرناک اور تباہ کن رَو میں بہ جاتے ہیں۔ جو ملک کی اجتماعی زندگی کے لئے سمِ قاتل اور اس کے امن کو تباہ کرنے والی ثابت ہوتی ہیں۔ بایں ہمہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس قسم کے حرماں زدہ نوجوان بہت حد تک معذور ہوتے ہیں۔ اور اس افسوسناک صورتِ حالات کی زیادہ تر ذمہ واری اس طریقِ تعلیم پر عائد ہوتی ہے۔ جو یہاں رائج ہے ظاہر ہے۔ کہ الجبرے کے روکھے فارمولے جیومیٹری کی پیچیدہ شکلیں اور خاکے نہ ہر ایک طالبعلم کے ذہنی ارتقاء کا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور نہ آئندہ زندگی میں اس کے کام آ سکتے ہیں۔ اسی طرح ورڈز ورتھ کے پُرلطف نغمے۔ ٹینی سن اور براؤننگ کی کیف آور نظمیں۔ شیکسپیئر کے بے نظیر ڈرامے۔ ہومر۔ ملٹن اور ڈانٹے کے رزمیہ اور بزمیہ شاہکار اور والٹیئر۔ کانٹ۔ اور شوپن ہاور کے دقیق فلسفیانہ نظریے اگرچہ بہتوں کی ذہنی پیاس کو بجھا سکتے اور اکثر کے لئے تفننِ طبع کا موجب ہو سکتے ہیں۔ لیکن وُہ تمام لوگوں کی زندگی کے کفیل نہیں ہو سکتے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ چند لوگ اپنے توسنِ طبع کو ان یگانۂ روزگار فلاسفروں ادباء اور فضلاء کے افکار و خیالات کے نگارخانہ میں جولانی دے کر اپنے لئے قوتِ لایموت مہیا کرنے کے ذرائع تلاش کر سکیں۔ لیکن وُہ ہزاروں لاکھوں انسانوں کی بھوک اور پیاس کو دُور کرنے کا ذریعہ نہیں ہو سکتے۔

اس لئے اس وقت ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ دُنیائے خیال سے نکل کر دُنیائے حقائق میں قدم رکھا جائے۔ تخیوریوں کے پیچھے دوڑنے کی بجائے قوتِ بازو سے کام لیا جائے۔ اور یہ بات اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ موجودہ طریقِ تعلیم کو پوری طرح تبدیل کر دیا جائے۔ اور نظامِ تعلیم کی کامل طور پر اصلاح کی جائے۔ ملک کے نونہالوں کو اندھا دُھند۔ اور بلا امتیاز ایسی راہوں پر نہ چلایا جائے۔ جن پر چل کر وُہ ادیب یا ادب نواز تو بن سکتے ہیں۔ لیکن عملی قوت ان سے مفقود ہو جاتی ہے۔ انہیں صنعت و ایجاد کی تعلیم و تربیت دینے کے لئے ایسے ذرائع بہم پہونچائے جائیں۔ کہ وُہ آسمانِ صحافت کے انجم بننے کی بجائے کارنیگی Carnegie۔ اور فورڈ Ford ایسے صناع اور Captains of Industry بن کر نکلیں۔ اس سے یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ اس سے ادبار کی ضرورت کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ادبار کی ہر زمانے میں ویسی ہی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے صناعوں اور مدبروں کی۔ لیکن جہاں ایسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہاں قوموں اور ملکوں کی اقتصادی حالت کو سدھارنے کے لئے صناعوں۔ کاریگروں اور پیشہ وروں کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اور ہندوستان ایسے غریب اور مفلوک الحال ملک میں تو موجودہ حالات میں صنعت و حرفت کو فروغ دینے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

یہ امر موجبِ اطمینان ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند کی توجہ مروجہ نظامِ تعلیم کی اصلاح کی طرف مبذول ہو رہی ہے۔ اگرچہ یہ یقینی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کو عملی جامہ پہنانے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ کیونکہ سابقہ تجربات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مختلف یونیورسٹیوں کے طریقِ تعلیم کے متعلق تحقیقات کرنے اور ان میں اصلاحات تجویز کرنے کے لئے متعدد بار کمیٹیاں بنائی گئیں۔ اور انہوں نے اپنی رپورٹیں بھی مرتب کیں۔ لیکن ان کی وُہ تمام تحقیقی کاوشیں اور اصلاحی تجاویز کاغذات میں ہی دھری کی دھری رہ گئیں تاہم ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اب جبکہ لارڈ لنلتھگو نے جن میں جذبۂ ہمدردیٔ خلائق اور فلاح و بہبودِ عوام کا احساس بے حد پایا جاتا ہے۔ ہندوستان کی زمامِ حکومت تھام لی ہے۔ ہمیں اس قسم کی اصلاحات کی توقع رکھنی چاہیئے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے ملک کے تعلیمی نظام کی اصلاح اور بیکاری کے مسئلہ کے سلسلہ میں متعدد صوبجاتی حکومتوں کے نام ایک مراسلہ جاری کیا ہے جس میں ان کی توجہ تعلیم کے مرکزی مشاورتی بورڈ کے ریزولیوشنز اور بیکاری کے مسئلہ کے متعلق سپرو کمیٹی کی تجاویز اور انٹر یونیورسٹی کانفرنس کے ریزولیوشنز کی طرف مبذول کرائی ہے۔ اور صوبوں کے اربابِ حل و عقد سے کہا گیا ہے۔ کہ وُہ تعلیمی اور انتظامی معاملات کے ماہرین کی پیش کردہ تجاویز پر نہایت سنجیدگی سے غور و خوض کریں۔

صوبجاتی حکومتیں اس استصواب کا پوری طرح خیر مقدم کریں گی۔ یا نہیں۔ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ ضرور کہا جا سکتا ہے۔ کہ مرکزی حکومت کے اربابِ بست و کشاد کو اس مسئلہ کی اہمیت کا احساس ضرور ہے۔ اور فی الحقیقت یہ مسئلہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی فوری توجہ کا محتاج ہے۔ اور صوبجاتی حکومتوں کا فرض ہے۔ کہ اس نہایت ہی اہم مسئلہ میں مرکزی حکومت سے پورا تعاون کریں۔ اور موجودہ نظامِ تعلیم کی اصلاح میں تساہل سے کام نہ لیں۔ کیونکہ حالات روز بروز نازک ہوتے جا رہے ہیں۔

اگرچہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ بعض ایسے حلقوں کی طرف سے جن کے ذاتی مفاد مروجہ نظام کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اس قسم کی اصلاحی تجاویز کی پُرزور مخالفت کی جائیگی اور جیسا کہ سول اینڈ ملٹری گزٹ" نے ۱۲ مئی کو لکھا ہے۔ کہ ایک صوبہ کی یونیورسٹی نے تبدیلی اور اصلاحِ حال کے متعلق اس بنا پر ناموافقت کا اظہار کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو سب سے پہلے سرکاری اداروں میں اس قسم کا تجربہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ پرائیویٹ اداروں کے اربابِ اختیار ایسا طریق اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں جس سے ان کی آمدنی میں کمی واقع ہو جانے کا خطرہ ہو لیکن اس کے متعلق ہم بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ صرف سرکاری

کوہاٹ کے ایک سائنس ماسٹر کا چیلنج منظور

رجسٹرڈ نوٹس بنام ماسٹر نظام الدین صاحب

منجانب

قاضی محمد یوسف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سرحد

ماسٹر صاحب! آپ کا چیلنج بخدمت حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ امام جماعت احمدیہ در بارہ تردید دلائل مندرجہ "توضیح الکلام فی اثبات حیات عیسیٰ علیہ السلام" مطبوعہ اخبار "احسان" ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء ہماری نظر سے گزرا جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ

(۱) آپ نے توضیح الکلام نامی ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں آپ نے بزعم خود کچھ اچھوتے اور نئے دلائل اثبات حیات حضرت عیسےٰ ناصری علیہ السلام درج کئے ہیں۔ جو شاید تیرہ سو سال میں کسی کے دماغ میں نہ آسکے تھے اس واسطے یہ کتاب آپ کے نزدیک لاجواب ہے۔ اور آپ کے نزدیک ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ اب تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کو آسمان پر اس جسد عنصری کے ساتھ مان لے۔ اور ترک احمدیت کر دے۔

(۲) جو شخص جماعت احمدیہ میں سے اس کے جواب کی جرأت کرے۔ وہ آپ کو بذریعہ رجسٹرڈ نوٹس اطلاع دے۔ اور بصورت آپ کے دلائل کی کامل تردید کے آپ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کے انعام کا مستحق ہوگا۔

(۳) اس امر کا فیصلہ کہ آپ کے دلائل لاجواب ہیں یا آپ کے دلائل کی کامل تردید ہو چکی ہے آپ تین ثالثوں کا ایک بورڈ تجویز کرتے ہیں جو مسلمہ بین الفریقین ہوں گے۔

(۴) آپ کی تحریر کے بموجب حیات حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر توضیح الکلام آپ کا پہلا پرچہ سمجھا جائے۔ اور جماعت احمدیہ کا پہلا پرچہ اس کتاب کا جواب ہو۔ پھر آپ کی طرف سے جواب الجواب لکھا جائے گا۔ اور ثالث انہی تین تحریرات پر فیصلہ دیں گے۔

ہمارا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ چیلنج ہم کو منظور ہے اس طور پر کہ

(۱) یہ نوٹس ملتے ہی آپ مبلغ ایک ہزار روپیہ امپیریل بنک شاخ پشاور میں داخل کر دیں۔ اور اس روپے کا اختیار ان تین ثالثوں کو قانونی طور پر دے دیں۔ کہ اگر فیصلہ آپ کے برخلاف ہوا تو وہ روپیہ ہم کو مل جائے گا۔ ساتھ ہی آپ کو یہ اطمینان دلایا جاتا ہے کہ ہم کو آپ کے ایک پیسہ انعام کی بھی ضرورت نہیں آپ کی یہ رقم اشاعت اسلام اور مفید کاموں میں خرچ کی جائے گی۔ روپیہ کے دینے میں آپ کو کوئی حجت نہیں ہوگی۔

(۲) بصورت شکست آپ جماعت احمدیہ میں داخل ہوں گے۔ اور پھر کبھی حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خیال دل میں نہ لائیں گے۔

(۳) ثالث ایک آریہ ایک عیسائی اور ایک نیچری مسلمان ہوگا۔ یہ تینوں ثالث عربی دان ہوں گے۔ اور فریقین کے بیانات کو سن کر فیصلہ کے لئے خدا تعالےٰ کی قسم مؤکد بعذاب اٹھائیں گے۔ کہ وہ اپنا فیصلہ بلا تعصب و فریقین کی رو رعایت کے بغیر محض خدا تعالےٰ کی رضامندی اور صداقت و دیانت سے دے رہے ہیں اور اگر وہ اس کے برخلاف کریں۔ تو خدا تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر ان کی ذات اور اولاد پر آسمانی عذاب شدید نازل کرے۔ جو دخل انسانی سے پاک ہو۔

(۴) ہم کو آپ کے تین مقرر کردہ پرچوں کے ساتھ اس قدر ازدیاد کرنا ہے۔ کہ آپ کے جواب الجواب کا دوسرا پرچہ یعنی ہمارا جواب الجواب بھی ہونا ضروری ہے۔ تاکہ آپ کے نئے اور بیان کردہ امور کا بھی ہم جواب دے دیں۔ صرف تین پرچوں کی صورت میں مساوات قائم نہیں رہتی۔ اور ثالثوں کے ذریعہ بیانات نامکمل ہوں گے۔ لہٰذا امید ہے۔ کہ ہمارے اس ازدیاد پر آپ کو کوئی معقول اعتراض نہ ہوگا۔

(۵) یہ اجتماع شہر پشاور میں ہوگا۔ مکان کا انتظام ہر دو فریق مساوی طور پر کریں گے۔ ہر فریق کا الگ صدر ہوگا۔ اور دونوں مل کر کام کریں گے۔ داخلہ مکان بذریعہ ٹکٹ دستخط شدہ ہر دو صدر جلسہ ہوگا۔ اور ہر طرف سے پچاس پچاس معزز اور خواندہ افراد سامعین میں ہوں گے۔ اور ہر فریق اپنے گروہ کے امن کا ذمہ دار ہوگا۔ تاریخ اور وقت کا تعین فریقین کے نمائندے کر لیں گے۔

(۶) دلائل کا انحصار صرف خدا تعالےٰ کے کلام یعنی قرآن پر ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کے فعل یعنی قانونِ قدرت پر ہوگا۔ اور صرف احادیث صحیح بخاری و مسلم پر ہوگا۔ اور تجربات عقلیہ و سائنس پر ہوگا۔

ہم نے اس وقت تک اپنے زمانہ ۳۶ سالہ احمدیت میں متعدد دلائل قائلین حیات مسیح علیہ السلام کی کتب و رسائل میں پڑھے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ان سب میں توضیح الکلام نہایت ہی لایعنی اور بیہودہ کتاب ہے۔ مگر آپ کے نزدیک بغرض حصولِ شہرت و حصولِ زر نہایت مدلل و لاجواب ہے۔ اگرچہ آپ کے تمام دلائل کی تردید نہایت شرح و بسط سے ہماری دوسری کتب میں موجود ہے اور ابھی تھوڑے دن ہوئے۔ کہ ہم نے ایک ٹریکٹ جس میں دو درجن چیلنج قائلین حیات مسیح و منکران نبوت کے نام میں شائع کیا۔ جو غالباً آپ کی نظروں سے گذرا ہوگا۔ مگر آپ نے عمداً اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ اور کرنا بھی کب تھا۔ تاہم آپ کی تعلّی کو توڑنے کے لئے ہم آپ کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ چونکہ ہم آپ کے تحریر کردہ رطب و یابس کی تردید پر وقت اور روپیہ ضائع کرنا خلاف شریعت جانتے ہیں اس لئے آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ آپ توضیح الکلام کے دلائل میں سے اپنے مایہ ناز اور لاجواب بیس دلائل پیش کریں۔ جن میں پانچ نصوص آیات قرآنیہ ہوں۔ اور پانچ احادیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں سے ہوں۔ اور دس دلائل عقلی و سائنس و قانونِ قدرت کے ہوں۔ اور ہم انہی شرائط سے آپ کے دلائل کی تردید کریں گے۔ اور جواب الجواب میں انہی منتخب کردہ دلائل پر ہی بحث ہوگی اگر آپ کو فی الواقعہ تحقیقِ حق سے غرض ہے۔ اور صرف شہرت و طلب زر مدنظر نہیں۔ تو آپ اس رجسٹرڈ نوٹس کے پہنچنے پر اخبار "احسان" لاہور میں ہمارے اس چیلنج کی منظوری بعینہٖ انہی الفاظ میں جو ہم نے تحریر کئے ہیں شائع کر دیں۔ اس کے شائع ہونے پر ہمارے نمائندے کوہاٹ میں آپ سے مل کر تعین مکان و تاریخ و وقت و اسمائے ثالثان طے کر لیں گے۔ اور اگر آپ نے چپ سادھ لی۔ تو دنیا پر آپ کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔ خاکسار چراغ الدین مولوی فاضل مبلغ سرحد

تین مبشر خوابیں

(۱) ایک رات مجھے متواتر تین بار آواز آئی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں اور ایلیا نبی میں کوئی فرق نہیں۔ دراصل یہ ایک ہی ہیں۔ ایلیا نبی کا نام میں نے خواب میں ہی سنا۔ پہلے نہیں جانتی تھی۔

(۲) خواب دیکھا کہ جنگل اور پہاڑ ہیں۔ پہاڑ کے دامن میں ایک غار ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس غار میں ہیں۔ اور ان کی حفاظت کے لئے ایک مرد سفید لباس پہنے۔ اور ہاتھ میں عصا لئے تین چار قدم کے فاصلہ پر کھڑا ہے۔ میں خواب میں کہہ رہی ہیں۔ کہ یہ غار رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم والی ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بھی اس غار میں تھے۔

(۳) ۱۶ اپریل دیکھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اور مرد اور میں شرقاً سے غرباً اور غرب سے مشرق کو ٹہل رہے ہیں۔ میں حضور کے دائیں طرف ہوں۔ اور وہ مرد حضور کے بائیں طرف ہے واپس ہوتے وقت بھی میں حضور کے دائیں طرف رہتی ہوں۔ اور وہ بائیں طرف رہتا ہے۔ چلتے چلتے وہ آدمی حضور سے اپنے واقعات بیان کر رہا ہے۔ اور کہتا ہے یا حضرت آپ کی جوتی کا بٹن کھل گیا ہے۔ اس پر آپ نے دستِ مبارک سے بٹن لگا لیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ خاکسار زینب بی بی سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس گورنمنٹ گرلز نارمل سکول [illegible]

ضلع ڈیرہ غازیخان میں ایک مناظرہ و مباہلہ

مختصر کوائف و حالات

دعوتِ مُباہلہ اور شرائطِ مُباہلہ

تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان سے چند میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں ہیرو شرقی نامی موجود ہے اس گاؤں میں ایک غریب مگر مخلص اور جوشیلا احمدی ہے۔ گرد و نواح کے احمدی بھی اپنے اپنے حلقۂ اثر میں تبلیغ میں کوشاں رہتے ہیں۔ حال میں غیر احمدیوں کی طرف سے محمد اجمل خان صاحب ملغانی نے مکرم سردار امیر محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی کو لکھا۔

"ہم حق اور باطل کا فرق لگانے کی خاطر بموجب حکم خدائے عزّ و جل آپ لوگوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کے واسطے مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں۔ وقت کا جگہ کا تعین کر کے علد از علد مطلع کیا جائے۔ اور بہتر ہوگا۔ کہ مباہلہ ہیرو شرقی کی مسجد میں کیا جائے"

اس دعوتِ مباہلہ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے منظور کر لیا گیا۔ اور دونوں فریق کے آدمیوں نے مل کر انعقاد مباہلہ کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا تصفیہ کیا جن کی ایک ایک نقل فریقین کے دستخطوں سے ایک دوسرے کو دی گئی:۔

"۱۔ مباہلہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو بمقام ہیرو شرقی ہوگا۔

۲۔ بعد نماز فجر ۸ بجے صبح تا ۲ بجے شام اتمام حجت کے لئے مابین فریقین بذریعہ علماء زبانی تقاریر کے ساتھ تبادلہ خیالات ہوگا۔ ہر ایک مقرر کے لئے آدھ گھنٹہ وقت ہوگا۔ پہلی تقریر جماعت احمدیہ کی طرف سے ہوگی۔ اور آخری یعنی اختتامی تقریر اہلسنت والجماعت کی طرف سے ہوگی۔

۳۔ مباہلین کی تعداد ہر فریق کی طرف سے دس دس نفر کی ہوگی۔ اور نامزد ہو کر بمرضی فریقین فہرست ایک دوسرے کے حوالے کل یعنی ۲۵-۴-۳۶ بوقت ۸ بجے لکھ کر دی جائے گی۔

۴۔ میعاد مباہلہ ایک سال ہوگی۔

۵۔ اگر سال کے اندر فریقین میں سے کسی فریق پر عذاب[1] عبرتناک یا مرض عبرتناک مثلاً فالج۔ لقوہ۔ سکتہ وغیرہ یا عبرتناک رسوائی یا موت وارد ہو جائے۔ تو وُہ فریق اور اس کا مذہب و سلسلہ جھوٹا تصور ہوگا۔ اور اگر ہر دو فریق مذکورہ بالا عذاب و امراض وغیرہ مذکورہ بالا سے محفوظ رہیں۔ تب بھی احمدی جھوٹے تصور ہونگے۔ اور ان کا سلسلہ و مذہب بھی جھوٹا تصور ہوگا۔ اگر فریقین پر عذاب پڑے تو کثرت کا اعتبار کیا جائے گا۔

۶۔ امن کی ذمہ واری جماعت احمدیہ کی طرف سے سردار امیر محمد خان صاحب سربراہ تمندار کے ذمے ہوگی۔ اور اہلسنت والجماعت کے لوگوں کی طرف سے امن کی ذمہ داری بذمہ خان سردار خان صاحب تگوانی ہوگی۔

۷۔ اتمام حجت کے لئے بموجب شرط نمبر ۲ جو تبادلہ خیال و مناظرہ ہوگا۔ اس کا صدر سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی و خانصاحب سردار خان تگوانی ہوں گے۔

۸۔ دعائے مباہلہ کے لئے حسب ذیل الفاظ معین کئے جاتے ہیں:۔

الفاظ دعائے مباہلہ منجانب مباہلین اہلسنت والجماعت۔

یا اللہ قہاری و جلالت کے مالک۔ عدل و انصاف کرنے والے قادر۔ کہ تو علیم و خبیر ہے ہم تجھے حاضر و ناظر جان کر اور تیرے جلال کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ ہم نے تمام امکانات سے تحقیق کر کے جانا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے۔ اور نبوتِ حقیقیہ کا دعوےٰ کیا ہے۔ بعث جسمانی کا انکاری ہے۔ اور معجزاتِ انبیاء کا منکر ہے۔ مہدی موعود و مسیح موعود ہونے کا مدعی ہے۔ ہمارے یقین میں یہ سب دعوے اس کے جھوٹے اور باطل ہیں۔ اور وُہ کافر و کاذب و مفتری علی اللہ اور گمراہ ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مذکورہ بالا دعاوی یعنی دعوےٰ نبوت حقیقیہ و موعودہ مہدویت و مسیحیت میں صادق ہے۔ تو ہم کو عبرتناک عذاب یا عبرتناک مرض مثلاً فالج۔ لقوہ۔ سکتہ۔ یا حقیقی رسوائی یا موت سے معذب فرما۔ تاکہ تیرے بندے راہ راست پر آ جاویں اور اگر مرزا غلام احمد مذکور اپنے مذکورہ بالا دعوے و اعتقادات میں کاذب ہے یعنی کہ نہ وُہ مہدی موعود ہے۔ نہ مسیح موعود۔ نہ حقیقی نبی ہے۔ تو جماعت احمدیہ فریق مباہلہ کے افراد حاضرہ پر عبرتناک عذاب یا عبرتناک مرض یا حقیقی رسوائی و ذلت۔ یا موت نازل و وارد فرما تاکہ تیری پیاری مخلوق و عزیز بندے عبرت حاصل کر کے گمراہی و ضلالت سے بچکر راہ مستقیم حاصل کریں۔ اور حق و باطل کا فیصلہ ہو۔ آمین

الفاظِ دُعا منجانب مباہلین جماعت احمدیہ:۔

ہم جماعتِ احمدیہ کے مباہلین خداوند قدیم و قدیر۔ عالم الغیب و غیور و قہار کو حاضر ناظر اور برحق جان کر صدق دل سے اس کے جلال کی قسم کھا کر کہتے ہیں۔ کہ ہم تمام امکانات سے تحقیق کر کے حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سچا متبع مانتے ہیں۔ اور وُہ اعتقادی و عملی لحاظ سے کسی طرح بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہُوئے دینِ اسلام سے منحرف نہیں ہیں بلکہ فنا فی الرسول ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع۔ اور ان کے فیضان و برکت کے توسل سے امام مہدی موعود و مسیح موعود و امتی نبی ہیں پس اگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مذکورہ بالا دعاوی میں سچے اور برحق ہیں تو اے اللہ ہم کو باعزت و باآبرو زندگی میں رکھ کر ہمارے ان مخالفین فریق مباہلہ کو عبرتناک عذاب یا عبرتناک مرض مثلاً فالج۔ لقوہ۔ سکتہ یا حقیقی رسوائی یا موت سے معذب فرما۔ اور حق و باطل کا فیصلہ فرما۔ جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر۔ جھوٹا مفتری علے اللہ و گمراہ جانتے و مانتے ہیں۔ اور اگر حضرت مرزا صاحب علیہ السلام اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں۔ اور مفتری علی اللہ و بے دین ہیں۔ تو ہم پر عبرتناک عذاب یا عبرتناک مرض یا حقیقی رسوائی یا موت نازل و وارد فرما۔ تاکہ حق و باطل کا فیصلہ ہو اور تیرے بندے گمراہی و ضلالت سے بچ جاویں۔ آمین۔

۹۔ تاریخ و وقت مقررہ پر یعنی بوقت آٹھ بجے صبح ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو جو فریق حسب وعدہ حاضر نہ ہوا۔ وُہ اور اس کا سلسلہ و مذہب جھوٹا تصور ہوگا۔

۱۰۔ بوقت مناظرہ فریقین ایک دوسرے کو تہذیب کے ساتھ خطاب کریں گے۔

نوٹ:۔ شرط نمبر ۵ کی اخیر سطر میں جو "کثرت کا اعتبار" ہوگا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر فریقین پر عذاب پڑے۔ تو جس فریق کے زیادہ آدمی مبتلا ہوں گے۔ وُہی کاذب و جھوٹا تصور ہوگا۔

دستخط کنندگان از جماعت احمدیہ:۔

(۱) سردار امیر محمد خان سربراہ تمندار قیصرانی
(۲) مولوی گل محمد نشکانی مدرس
(۳) سردار فیض اللہ خان ملکانی

دستخط کنندگان از اہل سنت:۔

(۱) سید محمد بخش شاہ سوکڑوی
(۲) حکیم اللہ بخش ولد مولوی احمد ساکن تونسہ
(۳) محمد اجمل ملغانی بلوچ"

ان شرائط کے علاوہ فریقین نے تحریری طور پر ایک دوسرے کو لکھ دیا۔ کہ غیر احمدیوں میں سے خصوصیت کے ساتھ سید محمد بخش شاہ صاحب اور احمدیوں میں سے خصوصیت کے ساتھ سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی کا مباہلہ میں شامل ہونا۔ اور اتمام حجت کے وقت موجود ہونا از بس ضروری ہے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی ان دونوں صاحبان میں سے بوجہ معذوری تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہو سکے۔ تو تاریخ مُباہلہ کو بدل کر پیچھے کر دیا جائے۔

پھر ایک اور شرط جو دونوں فریق کے صدر صاحبان کے دستخطوں سے لکھی گئی۔ یہ تھی۔ کہ بوقت تبادلۂ خیالات معدودے چند اشخاص جن میں مباہلہ کرنے والے۔ دونوں مناظر اور صدر وغیرہ شامل تھے۔ موجود ہونگے۔ "باقی کوئی فرد موجود نہ ہوگا"

ایک غلطی کی اصلاح

یہ تمام شرائط ہماری جماعت کے دوستوں نے اپنی ذمہ واری پر خود طے کئے۔ اور بعد ازاں بغرض منظوری سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ارسال کئے حضور نے مباہلہ کی شرط نمبر ۵ میں سے فقرہ:۔

"اور اگر ہر دو فریق مذکورہ بالا عذاب و امراض وغیرہ مذکورہ بالا سے محفوظ رہ جاویں۔ تب بھی احمدی جھوٹے تصور ہوں گے"

[1] نوٹ:۔ عذاب اور امراض سے وُہ عذاب اور امراض مراد ہیں۔ جو انسانی ہاتھوں سے بالا تر ہوں۔

کو خلاف شریعت قرار دیتے ہوئے کیونکہ مباہلہ میں عام حالات میں مساوی شروط ضروری ہیں ارشاد فرمایا کہ اس حصہ کو حذف کر دیا جائے۔ اور پھر شریعت کے مطابق مباہلہ ہو ایسی ناجائز شرط کا تسلیم کرنا اور کرانا غلطی ہے:۔

ظاہر ہے کہ ہمارے احمدی بھائیوں کا اس شرط کو تسلیم کر لینا اگرچہ قانون مباہلہ کی پوری واقفیت پر دلالت نہیں کرتا۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ یہ ایمان کے صداقت احمدیت پر کامل یقین اور پورے وثوق کا زبردست گواہ ہے۔ پس ان کی یہ غلطی بھی کیسی پیاری اور بھلی معلوم ہوتی ہے۔ ان کے جوش ایمانی میں ان سے یہ بات نظرانداز ہوگئی۔ کہ ہو سکتا ہے کہ دشمنوں پر ابھی تک اللہ تعالےٰ کے علم میں اتمام حجت نہ ہوئی ہو۔ وہ اپنی جہالت یا کم علمی کے باعث ابھی دنیا میں خارق عادت عذاب کے مستحق نہ ہوں۔ کیونکہ بجز اس صورت کے کہ کوئی شخص سمجھتے اور جانتے ہوئے باوجود اتمام حجت کے محض شرارت کی راہ سے دنیا کو گمراہ کرنے کے لئے کسی صادق کے بالمقابل یا مفتری کی تائید میں لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہے۔ عام مکفرین و مکذبین کی سزا اور فیصلہ کے لئے قیامت کا دن مقرر ہے۔ اور کوئی شخص خدا تعالےٰ کے قانون میں دخل نہیں دے سکتا۔ یقیناً احباب جماعت کی یہ غلطی بھی اہل ذوق کو لذت دے رہی تھی لیکن جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد دوستوں نے پڑھا۔ اور جس طرح نہائت شرح صدر سے اس کی تعمیل کی۔ اس میں بھی اہل بصیرت کے لئے بہت بڑا سبق ہے:۔

مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۳۶ء کو علی الصبح خاکسار، چودھری محمد شریف صاحب مولوی فاضل مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر۔ جناب سردار امیر محمد خان صاحب اور دیگر معززین احباب جماعت بیرو شرقی گاؤں میں پہونچے۔ تاکہ مناظرہ اور از روئے شریعت اسلامیہ مباہلہ سر انجام دیا جائے غیر احمدیوں کی طرف سے ایک انبوہ عظیم جمع تھا سب سے پہلے غیر احمدی صدر اور دیگر لوگوں نے باصرار اس شرط کو اڑانے کے لئے کہا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ بجز مقررہ لوگوں کے دوسرے کسی شخص کو آنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ہم نے ان کی اس بات کو منظور کیا۔ اور گفتگو شروع ہوئی۔ اخویم سردار امیر محمد خان صاحب نے نہائت زوردار الفاظ میں کہا۔ کہ ہم مناظرہ اور مباہلہ کے لئے تیار ہو کر آ گئے ہیں۔ لیکن چونکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے مباہلہ کریں۔ اور شرط نمبرہ کا ایک حصہ شریعت کے خلاف ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ اس حصہ کو منسوخ کر دیا جائے۔ تاکہ شرعی مباہلہ قرار پائے۔ غیر احمدیوں نے کہا کہ آپ نے پہلے اس شرط کو کیوں تسلیم کیا تھا۔ سردار صاحب نے کہا کہ ہم سے شریعت کے باریک قوانین کی عدم واقفیت کے باعث غلطی ہوئی۔ جسے ہم تسلیم کرتے ہیں۔ ہمارے امام کا ارشاد یہی ہے کہ ہم اس غلطی کا اقرار کر کے شریعت کے مطابق مباہلہ کریں۔ سو اگر آپ لوگ اس کے لئے تیار ہیں۔ تو ہم پہلے سے ہی تیار ہو کر آئے ہیں۔ اس پر غیر احمدیوں کا مناظر مولوی لال حسین بول اٹھا کہ ہمارے نزدیک یہ شرط شریعت کے مطابق ہے۔ تب میں نے کہا کہ بہت اچھا ابھی فیصلہ ہو جاتا ہے۔ میں نے یہ کہہ کر اس کے خلاف شریعت ہونے پر تقریر شروع کر دی۔ میں نے ابھی چند ہی باتیں بیان کی تھیں۔ کہ غیر احمدی مناظر کہنے لگا۔ کہ آپ تو دلائل دیتے ہیں۔ اس کی ضرورت نہیں۔ جس سے لوگوں پر اس کے پہلو کی کمزوری عیاں ہوگئی۔ آخر بہت رد و کد کے بعد فریقین کا سمجھوتہ اس بات پر ہوا۔ کہ اس شرط کے خلاف شریعت ہونے کا تصفیہ آٹھ گھنٹہ مناظرہ کے بعد معاً ہوگا۔ اور دونوں طرف سے اس تحریر پر دستخط ہوگئے۔ "ہم دونوں فریق جماعت احمدیہ و اہلسنت والجماعت اس وقت آٹھ گھنٹہ تک مناظرہ شروع کرتے ہیں۔ مباہلہ کی شرط نمبرہ کا تصفیہ از روئے شریعت مناظرہ کے بعد ہوگا علی الفور۔ شرط نمبرہ میں جو یہ بیان ہے کہ اگر دونوں فریقوں پر عذاب نہ آئے۔ تو احمدی جھوٹے ہوں گے۔

یہ حصہ شرط نمبرہ جماعت احمدیہ کے نزدیک خلاف شریعت ہے۔ اس لئے وہ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ اور اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں۔"

مناظرہ کے مختصر کوائف

مندرجہ بالا تحریری فیصلہ کے بعد مناظرہ ہوا اگرچہ از روئے شرائط ہر ایک تقریر کے لئے نصف نصف گھنٹہ مقرر تھا۔ لیکن مولوی لال حسین صاحب کے کہنے پر میں نے مان لیا۔ کہ پہلی ایک ایک تقریر آدھ آدھ گھنٹہ دوسری بیس بیس منٹ تیسری پندرہ پندرہ منٹ اور پھر آخر تک ہر تقریر دس دس منٹ ہوگی۔ مناظرہ نماز اور کھانے کے وقفوں کے باعث تین حصوں میں تقسیم ہو کر قریباً ۱۲ بجے شب ختم ہوا۔ پہلے اجلاس میں غیر احمدیوں کی طرف سے جناب سردار غلام حسین خان صاحب پریذیڈنٹ تجویز ہوئے۔ اور میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ سردار صاحب موصوف نے بااحسن وجوہ فرائض صدارت سر انجام دیئے وقت وغیرہ کی تقسیم میں کوئی رو رعائت نہیں کی۔ اور نہ کسی مناظر کو دائرہ تہذیب سے نکلنے دیا۔ غالباً اسی لئے دوسرے دونوں اجلاسوں میں آپ کو صدر نہ بنایا گیا۔ آٹھ گھنٹے کے مناظرہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیت کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی۔ دلائل کی رو سے۔ اخلاقی اور علمی طور پر۔ روحانی رنگ میں احمدیت کو پورا غلبہ حاصل ہوا۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ مولوی لال حسین ان مناظرات خصوصاً دریائی مناظرہ میں بدتہذیبی نہیں کر سکا۔ گالیاں نہیں دے سکا۔ استہزا نہیں کر سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات کے ادھورے اقتباسات پیش کر کے سادہ لوح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہیں کر سکا۔ وہ یہ سب کچھ کرتا رہا۔ ہاں جو بات وہ نہیں کر سکا۔ وہ دلائل کا جواب دلائل سے۔ علمی باتوں کا جواب علمی باتوں سے۔ روحانیت کا مقابلہ روحانیت سے ہے۔ ہاں وہ اخلاقی معیار پر بھی قائم نہیں رہ سکا۔ اس عرصہ مناظرہ میں میں نے وفات مسیح علیہ السلام۔ امکان نبوۃ غیر تشریعی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے چالیس کے قریب دلائل پیش کئے جن کا کوئی معقول جواب فریق مخالف کی طرف سے نہ دیا گیا۔ اور غیر احمدی مناظر کا کوئی اعتراض ایسا نہ تھا جس کا ہم نے بفضلہ تعالےٰ مدلل جواب نہ دیا ہو۔ اور کوئی تحدی نہ تھی۔ جس کو ہم نے توڑ کر نہ رکھ دیا ہو۔ بیسیوں تعلیم یافتہ غیر احمدیوں نے بلکہ بعض پیروں تک نے کھلے بندوں اپنی مجالس میں کہا۔ کہ لال حسین قرآن و حدیث کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ تونسہ ڈیرہ غازیخاں وغیرہ کے سمجھدار لوگوں نے خود جا کر ہمارے احمدی بھائیوں سے احمدی مناظر کی علمی قابلیت متانت قرآن دانی اور دلائل کی مضبوطی کا ذکر کیا۔ پس یہ محض خدا کا فضل تھا۔ کہ مولوی لال حسین کی جو اس علاقہ میں بڑا عالم سمجھا جاتا تھا اس مناظرہ کے ذریعہ سے بے بضاعتی ہر کس و ناکس پر واضح ہوگئی۔ چودھویں صدی کے مجدد کا مطالبہ لونفول والے معیار کے بالمقابل نظیر کا مطالبہ۔ توفی کے معنوں کے متعلق چیلنج۔ اعجاز المسیح کی مثل کا مطالبہ۔ بالمقابل بیٹھ کر اسی وقت تفسیر نویسی کا مطالبہ۔ عربی کے ایک صفحہ کے صحیح پڑھ جانے کا مطالبہ وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں تھیں۔ جن کو مولوی لال حسین صاحب بھی فراموش نہیں کر سکتے۔ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر بدزبانی کر رہے تھے۔ تو میں نے تفصیلی جوابات کے علاوہ اسے کہا۔ کہ آپ کہتے ہیں۔ آپ آٹھ برس تک پیغامی پارٹی کے کامیاب مبلغ رہ چکے ہیں۔ اب بتلایئے کہ آپ نے اس وقت یہ الہامات اور ان پر غیر احمدی مولویوں کے اعتراضات پڑھے اور سنے تھے یا نہیں۔ اگر نہیں تو آپ احمدی کیسے بن گئے۔ اور تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اگر سنے تھے۔ تو بتلایئے کہ آپ ان کا کیا جواب سمجھتے تھے۔ ایک دو دن کی بات نہیں۔ اور یہ بھی نہیں کہ آپ کو توجہ نہ دلائی گئی ہو۔ جن لوگوں نے مولوی صاحب کے چہرہ کو غور سے دیکھا۔ وہ جانتے ہیں کہ اس وقت انہیں کچھ شرم ضرور آ گئی تھی۔ جس کا ازالہ انہوں نے مزید بدزبانی کے ذریعہ سے کیا:۔

احمدیہ عقائد

عام پبلک کو عموماً اور مباہلہ کرنے والوں کو خصوصاً میں نے بتلایا کہ جماعت احمدیہ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقائد کیا ہیں "ایام الصلح" کی حسب ذیل عبارت پیش کی گئی۔

"ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا۔ اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرہ کم کرے۔ یا ایک ذرہ زیادہ کرے۔ یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے

اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ ان سب پر ایمان لائیں۔ اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھکر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھکر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہلسنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ ان سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے۔ اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افتراء کرتا ہے۔ اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے۔ کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا۔ کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں۔ الا ان لعنۃ اللہ علی الکاذبین والمفترین

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ کلمات سنائے۔ "تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دینگے۔ وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔ تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح) ایسے ہی دیگر متعدد اقتباسات سے احمدیہ عقائد کی وضاحت کی گئی۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کے ذکر میں مولوی لال حسین نے مغالطہ دینا چاہا۔ اور کہا۔ کہ وہ صاحب شریعت جدیدہ ہونے کے دعویدار تھے۔ اور اس نبوت کے بعد ان کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ تو میں نے جھٹ اس کی اپنی کتاب "ترک مرزائیت" سے مندرجہ ذیل عبارت پڑھ دی جس پر اسے پہلو بدلنا پڑا۔

"مرزا صاحب مدعی نبوت تو ہیں۔ لیکن کوئی نئی شریعت نہیں لائے۔ اور نہ انہیں نبوت بلا واسطہ ملی ہے۔ بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور وساطت سے نبی بن گئے ہیں۔ اور مرزا صاحب کی اصطلاح میں یہی ظلی یا بروزی نبوت ہے۔" (صفحہ ۳۴)

ان تمام امور کے علاوہ ایک خاص قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ میں نے مولوی لال حسین صاحب کو مناظرہ سے پہلے اس کے درمیان اور اس کے اخیر پر نہایت تحدی سے دعوت دی۔ کہ ہر دو مناظر بھی مباہلہ میں شامل ہوں مگر وہ اس کے لئے بالکل تیار نہ ہوئے۔ جس کا سمجھدار طبقہ پر بہت اچھا اثر تھا۔

مناظرہ کے بعد خلاف شریعت شرط کے تصفیہ سے انکار

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و خوبی مناظرہ ختم ہو گیا۔ اور جماعت احمدیہ کے دس افراد کی بجائے تمام موجودہ افراد نے جو چالیس سے زیادہ تھے۔ مباہلہ پر کامل آمادگی ظاہر کی۔ اور میں نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ اب مناظرہ ختم ہوتا ہے۔ ہماری دونوں فریق کی تحریری شرط کے مطابق اب اس خلاف شریعت شرط کا فیصلہ کر لیا جائے۔ اور میں اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کرتا ہوں۔ اس پر مولوی لال حسین اور ان کے ہمنواؤں نے شور مچا دیا۔ کہ ہم آپ سے گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں۔ یہ گفتگو مباہلہ کرنے والوں میں سے کوئی کرے۔ بہت سمجھایا گیا۔ آخر سردار امیر محمد خانصاحب نے اٹھکر اعلان کیا۔ کہ مولوی صاحب ہمارے نمائندہ ہیں۔ شریعت کی رو سے بحث ہے۔ اس لئے ان سے ہی بحث کی جائے۔ ورنہ آپ لوگوں کی کھلی شکست ہوگی۔ لیکن ان لوگوں نے ایک نہ مانی اور اسی "نہیں نہیں" میں جلسہ ختم کر کے چلتے بنے۔ ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے مجھ سے گفتگو پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن ان کو فوراً چپ کرا دیا گیا۔ اور اعلان کر دیا گیا۔ کہ یہ ہمارا نمائندہ نہیں

مباہلہ کی کارروائی

غیر احمدیوں کے اس کھلے فرار پر ان میں رات کو چہ میگوئیاں ہوتی رہیں۔ اور دیوبندیوں اور بریلویوں کا اختلاف ہو گیا۔ صبح جب ہم وہاں سے واپس روانہ ہو رہے تھے۔ تو اجمل خانصاحب ملتانی کی طرف سے پیغام ملا۔ کہ اب ہم بجائے دس کے صرف پانچ آدمی مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ اور اس خلاف شریعت شرط کو منسوخ قرار دینے پر رضامند۔ جب معلوم ہوا کہ مولوی محمد بخش شاہ جس کا از روئے شرائط مباہلہ میں شامل ہونا ازبس ضروری تھا۔ وہ مباہلہ میں شمولیت سے گریز کر رہے ہیں بلکہ دیگر لوگ جن کے نام فہرست میں تھے۔ ان میں بھی سوائے دو تین کے باقی سب غیر مستعد ہیں۔ تو اس سے تعجب ہوا۔ اور محمد بخش شاہ صاحب کو جو اسی جگہ موجود تھے۔ بہت آمادہ کیا گیا۔ مگر وہ بالکل تیار نہ ہوئے۔ آخر کار دونوں فریق کی طرف سے مندرجہ ذیل دستخطی تحریریں ایک دوسرے کو دی گئیں۔

غیر احمدیوں کی تحریر:۔ میں اللہ بخش حکیم اور سردار محمد اجمل خاں اور مولوی بشیر احمد صاحب اور امام بخش خان ملتانی اور عبدالرحمٰن خان ملتانی حسب استدعا جماعت احمدیہ شرط نمبرہ کا کچھ حصہ منسوخ کرتے ہیں۔ کیونکہ جماعت لجنتنے اپنی غلطی کا اظہار کرتے ہوئے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ اہل سنت والجماعت اس شرط کو منسوخ کریں۔ لہذا ہم پانچ آدمی فراخ دلی سے منظور کرتے ہیں۔ اور مباہلہ کرنے کو تیار ہیں۔ فقط ۲۷/۴/۳۶

(نوٹ) شرط نمبرہ کا حسب ذیل فقرہ منسوخ تصور ہوگا۔ باقی بحال ہے۔ "اگر ہر دو فریق مذکورہ بالا عذاب و امراض وغیرہ مذکورہ بالا سے محفوظ رہ جاویں۔ تب بھی احمدی جھوٹے تصور ہونگے۔" اللہ بخش حکیم بقلم خود۔ محمد اجمل بلوچ بقلم خود۔ عبدالرحمٰن بقلم خود۔ امام بخش بقلم خود۔ بشیر احمد عفی عنہ صدر انجمن انصار المسلمین مقیم پسرور ضلع سیالکوٹ۔

احمدیوں کی تحریر:۔ ہم افراد جماعت احمدیہ جن کے نام نیچے ثبت ہیں۔ شرائط مباہلہ میں سے شرط نمبرہ کے الفاظ (اگر ہر دو فریق مذکورہ بالا عذاب و امراض وغیرہ مذکورہ بالا سے محفوظ رہ جاویں۔ تب بھی احمدی جھوٹے تصور ہونگے) کو خلاف شریعت سمجھتے ہیں۔ اس حصہ شرط کے تعین میں ہم نے غلطی کی تھی۔ اب چونکہ ہمارے مدمقابل پانچ اشخاص نے اہلسنت والجماعت میں سے اس حصہ کو منسوخ کر کے باقی جملہ شرائط پر مباہلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس لئے ہم ان سے اس طریق پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور آج مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء کو ہر دو فریق میں یہ مباہلہ کرتے ہیں۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین آمین یا رب العالمین۔

سردار فیض اللہ خان۔ گل محمد خان۔ سردار امیر محمد خان۔ غلام قادر احمدی بقلم خود۔ مولوی محمد خان (مولوی فاضل)

ان تحریروں کے بعد دونوں طرف سے مباہلہ کرنے والے سردار غلام حسین خانصاحب ٹائم کیپر اور خاکسار ایک کمرہ میں آخری اتمام حجت کے لئے گئے۔ پہلے حکیم اللہ بخش نے چند سوال کئے۔ جن کے میں نے مفصل جواب دیئے۔ اور آخر میں ان کو مباہلہ کی اہمیت اور اس کے نتائج سے آگاہ کر کے انذار کیا۔ اس وقت حکیم اللہ بخش نے ظاہر کیا۔ کہ گویا وہ ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھکر مزید تحقیقات کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ لیکن مولوی بشیر احمد اور سردار اجمل خان کے کہنے پر کہ ہمیں مرزا صاحب کے کذب پر یقین ہے۔ ہم اب وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ اگر تم مباہلہ کے لئے تیار نہیں۔ تو ہم ہی کر لینگے۔ حکیم اللہ بخش بھی تیار ہو گئے۔ اور سب حاضرین مسجد میں گئے۔ پہلے غیر احمدیوں نے بددعا کے مندرجہ بالا الفاظ پڑھ کر آمین کہی۔ پھر احمدی احباب نے مقررہ الفاظ پڑھکر آمین کہی۔ اور یہ اجتماع برخاست ہو گیا

درخواست دعاء

میں اس تمام واقعہ کو درج کر کے جماعت احمدیہ کے مخلصین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا

جدید لیجسلیٹو اسمبلی پنجاب کے رائے دہندگان کے متعلق سرکاری اعلان

اطلاع عامہ کے لئے یہ امر مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ جدید لیجسلیٹو اسمبلی پنجاب کی فہرست رائے دہندگان کا حصہ دوم عنقریب معرض ترتیب میں لایا جائیگا۔ تاکہ خاص جماعتوں کے افراد کے نام جو دیگر صفات نہیں رکھتے۔ فہرست میں درج کئے جائیں۔ ان افراد کا اندراج درخواست دینے پر فہرست رائے دہندگان میں ہو سکتا ہے ایسی جماعتوں کے اشخاص اور وہ صفات جن کی بنا پر ان کا اندراج عمل میں آسکتا ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

(الف) اقوام مندرجہ جدول کے جملہ افراد جو دیگر صفات نہیں رکھتے۔ اور جو خواندہ ہیں

(ب) جملہ دیگر اشخاص جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں اور جنہوں نے پرائمری یا اس کے مساوی یا اس سے کوئی بڑا امتحان پاس کیا ہو۔

(ج) تمام عورتیں جن کو کوئی اور صفت حاصل نہیں۔ اور جو

(۱) خواندہ ہوں۔

(۲) جو کسی ایسے شخص کی جو حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا افسر یا نان کمشنڈ افسر یا سپاہی تھا۔ پنشن خوار بیوہ یا پنشن خوار ماں ہو۔

(۳) کسی ایسے شخص کی بیوی ہو۔

(ا) جس پر گذشتہ مالی سال کے دوران میں کم از کم ۵۰ روپیہ انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا صوبہ کے اندر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص کیا گیا ہو۔ یا

(ب) جو حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسر نان کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔ یا

(ج) مقررہ تاریخ سے گذشتہ ۱۲ ماہ کے دوران میں مستقل صوبہ کے اندر کسی ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت کم از کم ۴ ہزار روپیہ ہو۔ یا ایسی زمین کا جس کا سالانہ کرایہ کم از کم چھیانوے روپے ہو۔ اس جائداد غیر منقولہ میں وہ اراضی شامل نہیں۔ جس پر معاملہ زمین تشخیص ہو۔

(د) مقررہ تاریخ سے گذشتہ ۱۲ ماہ کے اندر مسلسل اپنے حلقہ نیابت میں کسی ایسی جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو جس کا سالانہ کرایہ کم از کم ۹۶ روپے ہو۔ اس جائداد غیر منقولہ میں وہ اراضی شامل نہیں۔ جس پر معاملہ زمین تشخیص کیا گیا ہو۔

(ہ) صوبہ کے اندر کسی ایسی زمین کا مالک ہے جس کا سالانہ معاملہ کم از کم ۲۵ روپے تشخیص کیا گیا ہو۔ یا

(و) جو ایسا معافی دار یا جاگیر دار ہے جس کی معافی یا جاگیر ۵۰ روپیہ سالانہ سے کم نہ ہو یا

(ز) بموجب شرائط پٹہ اپنے حلقہ نیابت میں کم از کم تین سال کے لئے ایسی سرکاری زمین کا مزارعہ یا پٹہ دار ہو۔ جس کی بابت سالانہ لگان واجب الادا کم از کم ۲۵ روپے ہو۔

جب مزارعہ یا پٹہ دار کی طرف سے واجب الادا رقم فصل بہ فصل تشخیص ہو۔ تو اس کی طرف سے قابل ادائیگی جو سالانہ لگان وہ رقم متصور ہوگی۔ جو تاریخ معینہ سے تین سال کے لگان واجب الادا کی سالانہ اوسط کے برابر ہو

(۲) کسی زمین کے متعلق جس پر کم از کم پچیس روپے سالانہ معاملہ تشخیص ہو۔ ایسا حق موروثیت رکھتا ہو۔ جس کی تعریف باب دوم ایکٹ دخل ریعتانہ پنجاب ۱۸۸۷ء میں کی گئی ہے

جس صورت میں ایک شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہو۔ تو وہ بیوی جس کے ساتھ اس نے سب سے پہلے شادی کی ہو۔ فہرست رائے دہندگان میں درج ہونے کے مستحق متصور ہوگی۔

(۳) درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۶ رجون ۱۹۳۶ء ہے۔

(۴) مقررہ تاریخ جس کے حوالے سے فہرست مرتب کی جارہی ہے یکم اپریل ۱۹۳۶ء ہے

(۵) ہر درخواست پر درخواست دہندہ کے اپنے دستخط ہونے ضروری ہیں۔ اور اس میں مندرجہ ذیل امور درج ہونے چاہئیں۔

(الف) درخواست دہندہ کا نام ولدیت ذات عمر پیشہ اور سکونت۔ شادی شدہ یا بیوہ عورت کی صورت میں اس کی ولدیت کے بجائے اس کے خاوند کا نام درج ہونا ضروری ہے۔

(ب) وہ صفت جس کی بنا پر فہرست رائے دہندگان میں اندراج نام کا دعویٰ کیا گیا ہے

(ج) اس امر کا اظہار کہ درخواست دہندہ نے فہرست رائے دہندگان میں نام درج کئے جانے کے لئے کوئی اور درخواست نہیں دی۔

(د) ایسے مزید امور جو بروئے اعلان ہذا مطلوب ہوں۔

(۶) جو شخص خواندگی یا کسی تعلیمی صفت کی بنا پر اندراج نام کا دعویدار ہے۔ ضروری ہے کہ اس کی درخواست ساری کی ساری درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہو۔ اور اس امر کو درخواست میں واضح کرنا ہوگا۔ درخواست یا تو اس شخص کے روبرو لکھی جائے گی۔ جو ایسی درخواستیں لینے کا مجاز ہے۔ یا اس بارہ میں اس درخواست کے ہمراہ اس بات کی تصدیق ہو کہ درخواست واقعی درخواست دہندہ کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اور اس تصدیق پر کسی مجسٹریٹ یا سب جج یا کسی گورنمنٹ لوکل باڈی کے مسلمہ سکول یا فوجی سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس (معلمہ اول) یا کسی سرکاری گزیٹڈ افسر یا محکمہ امداد باہمی کے انسپکٹر یا سب رجسٹرار کے دستخط ہونگے۔

(۷) ہر اس شخص کی درخواست کے ہمراہ جو پرائمری یا اس سے کوئی بڑا تعلیمی امتحان پاس کرنے کی بنا پر اندراج نام کا دعویدار ہو محکمہ تعلیم کی طرف سے کوئی امتحان پاس کرنے کی سند ہو یا اس سند کی مصدقہ نقل ہو جس پر کسی مجسٹریٹ یا سب جج یا افسر جاری کنندہ سند یا کسی گورنمنٹ یا لوکل باڈی سے متعلقہ کسی منظور شدہ یا فوجی سکول کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹریس (معلمہ اول) یا محکمہ امداد باہمی کے کسی انسپکٹر یا کسی سب رجسٹرار کی تصدیق ہو۔ اگر درخواست کنندہ صرف پرائمری پاس ہو تو اس کو اس پرائمری سکول کے رجسٹر داخل خارج کی ایک نقل جاری کرنے والے افسر مجاز کی طرف سے تصدیق کردہ بدیں مضمون پیش کرنی چاہئے کہ اس نے پرائمری کا کورس پورا کیا ہوا ہے۔

(۸) جملہ درخواستیں جو اس اعلان کے احکام و شرائط کے ماتحت دی جائیں۔ ضروری ہے کہ وہ درخواست دہندہ کے علاقہ کے پٹواری یا محرر یا کسی دوسرے افسر کو جسے اس غرض سے صاحب ڈپٹی کمشنر نے مقرر کیا ہو۔ یا درخواست دہندہ کے علاقہ کے ایکسٹرا نائب تحصیلدار درخواست دہندہ کی تحصیل کے تحصیلدار یا نائب تحصیلدار یا درخواست دہندہ کے ضلع کے ڈپٹی کمشنر یا ایکسٹرا افسر کو دی جائیں۔

(۹) ضروری ہے کہ درخواستیں درخواست دہندہ کی طرف سے اصالتاً پیش کی جائیں۔ یا ایسی صورتوں میں جبکہ تصدیق کی ضرورت اور وہ درخواستیں ٹھیک طور پر تصدیق شدہ ہوں۔ تو بذریعہ ڈاک یا کسی آدمی کے ہاتھ ارسال کی جائیں

(۱۰) جو درخواست ایک بیوی کی طرف سے اپنے خاوند کی کسی صفت کی بنا پر دی جائے اس میں خاوند کی خاص صفت درج کر دینی چاہیئے جس کی بنا پر اندراج نام کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ لیکن اگر خاوند کا نام سوائے ذیلدار۔ انعامدار۔ سفید پوش یا نمبردار ہونے کی صفت کے کسی اور صفت کی بنا پر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۱۹ء کے ماتحت مرتبہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کی فہرست رائے دہندگان میں درج ہے۔ اور اس کی وہ صفت زائل نہیں ہوئی تو یہ کافی ہوگا کہ درخواست دہندہ اس حقیقت کو بیان کر دے۔ نیز اس امر کی وضاحت کر دے۔ کہ اس کا نام کس حلقہ نیابت یا ضلع میں درج ہے۔

۱۱۔ جن اشخاص نے اس عارضی فہرست رائے دہندگان میں جو ۱۵ رمئی سے ۳۲ جولائی ۱۹۳۵ء تک مرتب ہوئی تھی۔ اندراج نام کی درخواست دی تھی۔ ان کو دوبارہ درخواست دینے کی ضرورت نہیں۔ ان اشخاص کے نام خود بخود اس نئی فہرست میں منتقل کر دئے جائیں گے۔

(۱۲) شہری رقبوں میں درخواستیں ۷ بجے صبح سے لیکر ۱۲ بجے دوپہر تک محرروں یا ان دوسرے اشخاص کے سپرد کر دینی چاہئیں۔ جن کو کسی شہر کے مختلف وارڈوں یا دیگر تحتی حصوں میں خاص طور پر ان مقامات کے لئے مقرر کیا گیا ہو جن کا ذکر اس اعلان میں کیا گیا ہو۔ جسے گورنمنٹ نے صادر کیا ہو اور جو ہر قصبہ میں نمایاں مقامات پر آویزاں کیا گیا ہو۔

(۱۳) جو اشخاص عارضی طور پر کوہستانی مقامات پر اقامت گزین ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی درخواستیں اپنے اپنے اضلاع میں درج فہرست کرنیوالے با اختیار افسروں کے پاس بھیج دیں

(۱۴) درخواستوں کے متعلق ایسے امور اور مفصل ہدایات جو اعلان عامہ میں درج نہیں ہیں۔ ہر دفتر تحصیل ہر دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر یا دفتر صاحب ریفارمز کمشنر پنجاب لاہور سے دستیاب ہو سکتی ہیں

ر آر۔ سیتھ ایلیں

احرار جماعت احمدیہ پر مظالم کر کے خمیازہ بھگت رہے ہیں

(۱)

مسلم زعماء کے خلاف گند اچھالتے رہنا ان لوگوں کا معمول بن چکا ہے۔ جو احرار کے نام سے موسوم ہیں۔ دوسروں کی پگڑیاں اچھالنا انہیں سوقیانہ انداز میں مخاطب کرنا۔ ان کے خلاف طرح طرح کے اتہام تراشنا۔ بے بنیاد بیانات ان کی طرف منسوب کر کے شائع کرنا ان کا کام ہے۔ اسی پر بس نہیں مسلمانوں کے مفاد کی حفاظت کی ہر کوشش کے رستہ میں روڑے اٹکانا۔ دشمنانِ اسلام کی امداد کرنا ان کا مشغلہ ہے۔ کبھی سلطان ابن سعود کے خلاف طوفانِ بے تمیزی برپا کرنا کبھی اعلیٰحضرت نظام حیدرآباد ایسی مسلمانانِ ہند کی محبوب ہستی کو بازاری الفاظ سے خطاب کرنا اور کبھی مملکت افغانستان کے خلاف شورش پیدا کرنے کی ٹھاننا ان کا کارنامہ ہے۔

مسلمان یہ اندوہگین باتیں برداشت کریں تو کب تک۔ اور ان دلخراش واقعات کو دیکھ کر خاموش رہیں تو کیونکر۔ انہوں نے اسلامی اتحاد کا واسطہ دے کر احرار کو ان مذبوحی حرکات سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن بھلا وہ کب کسی کو خاطر میں لاتے ہیں۔ اور کب کسی کی بات پر کان دھرتے ہیں ان اشتعال انگیز حالات کی موجودگی میں اگر چند غیر ذمہ دار اشخاص نے چودھری افضل حق کا استقبال امرتسر میں سیاہ جھنڈیوں سے کیا۔ یا کسی دل جلے نے چودھری صاحب پر کچھ کول تار پھینک دیا۔ تو اس پر جز بز ہونے بلبلانے اور چلانے کی کیا وجہ ہے۔ جب مسلمانوں میں وہ نظام مفقود ہے۔ جو تمام افراد کو ایک انتظام اور ضبط کے ماتحت لا سکتا ہے۔ اور جو خدا تعالےٰ کے فضل سے صرف جماعت احمدیہ میں پایا جاتا ہے۔ تو احرار کی اشتعال انگیز اور دل آزار حرکات کیونکر برداشت کی جا سکتی ہیں۔ احمدیوں نے احرار سے نہایت دلخراش باتیں سنیں۔ اپنی مستورات پر گندے حملے اور واجب الاحترام ہستیوں پر قاتلانہ وار دیکھے۔ لیکن دامنِ صبر ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ اس لئے اور محض اس لئے کہ وہ ایک سلک میں منسلک ہیں۔ ایک انتظام کے ماتحت ہیں اور ایک واجب الاطاعت امام کے احکام کے پابند ہیں۔ انہوں نے ہر قسم کے مظالم برداشت کئے۔ ہر رنگ کی تکالیف اٹھائیں ہر نوع کی مصیبتیں جھیلیں۔ مگر ہاتھ نہ اٹھایا اس سے احرار نے سمجھ لیا۔ کہ وہ جہاں چاہیں اور جس کے خلاف چاہیں۔ جبر و تشدد ظلم و جور۔ بدکلامی و بدزبانی سے کام لے سکتے ہیں اور اس کے نتائج سے بچ سکتے ہیں۔ لیکن انہیں معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ان کی یہ توقع بالکل باطل تھی۔ انہیں اینٹ کا جواب پتھر سے دینے والے بھی موجود ہیں۔

اب اس انفرادی واقعہ کو سازش ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احراری اور ہندو اخبارات جلی حروف میں لکھ رہے ہیں۔ کہ اس کے تحت ایک بہت بڑی سازش ہے حالانکہ سازش کے وجود کی کوئی معقول وجہ نہیں احرار کے پیدا کردہ حالات اس قدر اشتعال انگیز تھے۔ کہ انہیں ایک باغیرت مسلمان برداشت نہ کر سکا اس نے چودھری افضل حق صاحب پر یہ ظاہر کرنے کیلئے کہ مسلمان ان کی حرکات سے نالاں ہیں ایک طریق تجویز کیا۔ اور اس پر عمل پیرا ہو گیا۔ اس فعل کی خواہ کس قدر مذمت کی جائے۔ لیکن اشتعال انگیز حالات اور مسلمانوں کی پراگندگی کے پیش نظر اس کی ذمہ واری خود احرار پر ہی عائد ہوتی ہے۔

یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ جہاں قبل ازیں اس قسم کے تمام واقعات احمدیت کے سر تھوپ دیئے جاتے تھے۔ وہاں اس واقعہ کے بانی مبانی نیلی پوش قرار دیئے جا رہے ہیں۔ اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ مجلس احرار اب ایک سیاسی جماعت بن چکی ہے آئندہ انتخابات اسمبلی کیلئے احرار کے علاوہ مسلمانوں کی دو اور جماعتیں کھڑی ہو رہی ہیں۔ یعنی سر فضل حسین صاحب کی اتحاد پارٹی اور مولوی ظفر علی خانصاحب کی اتحاد ملت (نیلی پوش) پارٹی ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ من حیث الجماعت انتخابات کے لئے کھڑی نہیں ہو رہی۔ اس لئے اس کی طرف ایسے واقعات منسوب کرنا انتخابات کے لئے چنداں مفید نہیں۔ سر فضل حسین صاحب کی پارٹی سنجیدہ مزاج اور تعلیم یافتہ افراد پر مشتمل ہے۔ اس کی طرف اس قسم کی حرکت منسوب کرنا اپنے لئے ہنسی کا موقعہ پیدا کرنے کے مترادف تھا۔ البتہ مولوی ظفر علی صاحب کی جماعت غیر ذمہ دار افراد پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ اس لئے اس واقعہ کو ان کی طرف منسوب کر دیا گیا۔

(۲)

کس قدر ننگ انسانیت تھے وہ لوگ جنہوں نے جماعت احمدیہ کی مقدس ہستیوں پر قاتلانہ حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس سازش کی اطلاع نظام سلسلہ تک ایسے واقعہ کے ظہور سے ایک عرصہ قبل پہنچ چکی تھی چنانچہ یہ اطلاع اخبار الفضل میں شائع بھی کر دی گئی۔ اور حکام ضلع تک بھی پہنچا دی گئی۔ تا اگر وہ چاہیں۔ تو انسدادی تدابیر اختیار کر سکیں۔ اور بعد میں یہ کہہ کر اپنی ذمہ واری سے سبکدوش نہ ہو سکیں کہ انہیں اس بارے میں کوئی پتہ نہ تھا۔ مگر باوجود اس کے ایک نمک حرام گداگر کے لڑکے کو جو جماعت احمدیہ کے ٹکڑوں پر پلا تھا بیم و زر کے عہد و پیمان کے ساتھ اس کام کے لئے منتخب کیا گیا۔ شاید اس لئے کہ اس کمینہ فعل کے ارتکاب کے لئے اس سے بدتر فطرت کا انسان ملنا مشکل تھا۔ اس نے احرار کی مسجد کے پاس کھڑے ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے برادر اصغر حضرت مرزا شریف احمد صاحب فداہم ابی و امی پر حملہ کر دیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کیلئے یہ حملہ بالکل غیر متوقع تھا آپ جب سائیکل سے اترے۔ تو آپ نے دیکھا۔ کہ وہ بزدل بھاگا جا رہا تھا۔ اور ساتھ کے ایک مکان سے ایک احراری جھانکتا ہوا نظر آیا۔

یہ حملہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نہایت معزز ہستی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر پر ہی نہ تھا۔ بلکہ جماعت احمدیہ کے ان لاکھوں قلوب پر تھا جو دامنِ احمد سے وابستہ ہیں۔ اس صدمہ کا جو اس واقعہ ہائلہ سے جماعت احمدیہ کو ہوا۔ کچھ وہی لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جنہوں نے قادیان کی گلیوں میں اس وقت احمدیوں کو مجنونانہ انداز میں آنسو بہاتے دیکھا۔ اور جنہوں نے انہیں اپنے رب کے حضور گر گر کر نالہ و بکا گریہ و زاری کرتے سنا۔ اس وقت اگرچہ دامنِ صبر ان کے ہاتھوں سے چھوٹا جاتا تھا ہر شخص یہی کہتا۔ کاش یہ لاٹھیاں مجھ پر برسائی جاتیں۔ اور کاش مجھے اب جان قربان کرنے کا موقع ملے۔ یقیناً اس دن خون کی ندیاں بہہ جاتیں۔ اگر حضرت امیر المومنین کا یہ فرمان ہمارے آگے آہنی دیوار بنکر کھڑا نہ ہو جاتا۔ کہ "خواہ کوئی شخص تمہیں جان سے مار دے۔ تمہارا ہاتھ اس کے مقابلہ میں مدافعت کیلئے بھی نہ اٹھے۔ صبر کرو۔ صبر اس طرح خدا تمہاری طرف سے مدافعت کریگا"

آج اس واقعہ پر ایک سال گذرنے کو ہے لیکن دل کے زخم ابھی ہرے ہیں۔ جب بھی آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ آتا ہے۔ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور خون کھولنے لگتا ہے۔ اور ہم حیران ہیں کہ اس حادثہ کو بھول کیونکر ہم اس صدمہ سے جانبر ہو سکے چند منٹ بعد احراری نمائندہ کے گھر کی طرف شور سنائی دیا۔ جس طرف حملہ آور بھاگ کر گیا تھا۔ اور دیکھا گیا۔ کہ وہاں پہرہ لگا ہے۔ ان تمام واقعات کی اطلاع پولیس میں دی گئی۔ لیکن وہاں کوئی شنوائی نہ ہوئی۔

صاف ظاہر ہے یہ حملہ ایک گہری سازش کا نتیجہ تھا حضرت مرزا شریف احمد صاحب سے کسی کو کیا بغض ہو سکتا تھا۔ پھر طرہ یہ کہ اس قسم کی سازش کی اطلاع قبل از وقوع الفضل میں شائع اور حکام بالا تک پہنچا دی گئی تھی۔ اگر سازش نہ ہوتی۔ تو اس واقعہ کا بعینہ اسی طرح وقوع پذیر ہونا کیسے ممکن تھا۔ جیسا کہ قبل از وقوع اطلاع سے ظاہر تھا۔ یہ تمام امور سازش کے وجود کے بیّن ثبوت تھے لیکن کسی نے توجہ نہ کی۔

چونکہ احمدیوں پر مظالم کرتے کرتے احرار کے منہ کو ایسا خون لگ چکا ہے۔ جو انہیں چین سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ اس لئے جو ان کے سامنے آ جائے۔ اس پر حملہ کر دیتے ہیں۔ اور پھر جب اس کا خمیازہ اٹھاتے ہیں تو شور مچانا شروع....

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغ احمدیت

ڈیرہ غازی خان

۴-۵ مئی - کو جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان نے ایک جلسہ منعقد کیا - مقامی احباب کی تقاریر کے علاوہ مولوی محمد شریف صاحب نے تقریریں کیں - دوسرے روز تقریروں کے اختتام پر سوال وجواب کے لئے ایک گھنٹہ وقت دیا گیا ایک شخص نے سوالات کئے - جن کے نہایت تسلی بخش جواب دئے گئے۔

خاکسار - عبدالخالق سیکرٹری تبلیغ

شاہ مسکین (ضلع شیخوپورہ)

۳ مئی - انجمن شاہ مسکین کا ایک تبلیغی جلسہ بمقام تاتو ڈوگر منعقد ہوا - سامعین کی تعداد تین صد کے قریب تھی - متعدد اصحاب نے تقریریں کیں - سامعین پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار - ولایت شاہ پریذیڈنٹ

مرید کے (ضلع شیخوپورہ)

۲۴ اپریل ۱۹۳۶ء کو ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں خاکسار نے وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق تقریر کی - بعد ازاں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل نے امکان نبوت پر ایک نہایت دلچسپ تقریر کی - لوگوں نے نہایت توجہ سے تقریر کو سنا - آخر میں ایک صاحب نے بعض اعتراضات کئے - جن کے جواب مولوی صاحب موصوف نے عمدگی سے دئے - خاکسار - شیخ محمد بشیر آزاد

تاتار کانڈی (ضلع میمن سنگھ)

اپریل کے آخر میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب ہمارے علاقہ میں تشریف لائے - اور معززین سے پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کا کام سرانجام دیتے رہے - متعدد مقامات میں جماعتہائے انصار اللہ قائم کی گئیں - شہر باجیت پور میں تعلیم یافتہ معززین شہر کی ایک مجلس میں احمدیت کے متعلق گفتگو ہوئی - موضع تیرہ گاتی میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا - جس میں مولوی صاحب نے صداقت اسلام

نارتھ ویسٹرن ریلوے

(۱) اس ریلوے کی مکینیکل برانچ میں ٹریڈ اپرنٹس کی اسامیوں کے لئے امیدواروں کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

(۲) فٹر - بائلر میکر - بلیک سمتھ اور کارسمتھ کے کام کے لئے صرف چالیس ٹریڈ اپرنٹس بھرتی کئے جائیں گے - جن میں سے ایک خاص تعداد مسلمانوں اور دوسری اقلیت والی قوموں کے لئے حسب ذیل طریق پر محفوظ رکھی جائے گی۔

مسلمان	۲۴	اینگلو انڈین اور یورپین	۱
دوسری اقلیتیں مثلاً ہندوستانی عیسائی پارسی اور سکھ			۳

بشرطیکہ سلیکشن بورڈ کی رائے میں ان امیدواروں میں کم سے کم ضروری قابلیتیں ہوں جو ہوں

(۳) داخلہ کے لئے کم سے کم تعلیمی قابلیت صرف یہ ہے کہ امیدوار پرائمری پاس ہو۔ درخواستوں کے ساتھ اس سکول یا درسگاہ کے ہیڈ ماسٹر کی طرف سے جس میں امیدوار پڑھتا رہا ہے - اصل سرٹیفکیٹ ضرور شامل ہونے چاہئیں۔

(۴) جو امیدوار یکم جولائی ۱۹۳۶ء کو ۱۵ سال سے کم یا اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے ہونگے نوکری کے قابل نہ سمجھے جائیں گے۔

(۵) کامیاب امیدواروں کو ورک شاپ میں ان کی امیدواری کے پہلے پانچ سال کے دوران میں مندرجہ ذیل شرحوں کے مطابق وظیفے دیئے جائیں گے۔

پہلا سال ساڑھے چار آنہ یومیہ	دوسرا سال سات آنے یومیہ
تیسرا سال ساڑھے نو آنے "	چوتھا سال ساڑھے گیارہ آنے "
پانچواں سال ساڑھے تیرہ آنے "	

(۶) امیدواران کو چاہیئے کہ اپنی درخواستیں اپنے قریب ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹوں (دہلی - فیروزپور - کراچی - لاہور - ملتان - کوئٹہ - اور راولپنڈی) کو بھیجیں - اور وہ درخواستیں ان کے دفتر میں زیادہ سے زیادہ ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں - اس تاریخ کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جائے گی۔

سب سے پہلے جن امیدواروں کی درخواستیں چنی جائیں گی - وہ ڈویژنل سیلیکشن بورڈ کی طرف سے ۵ جون ۱۹۳۶ء کو دس بجے ڈویژن کے ہیڈ کوارٹر میں بغرض ملاقات بلائے جائینگے یہ سفر انہیں اپنے خرچ پر کرنا ہوگا جو امیدوار ڈویژنل سیلیکشن بورڈوں کے نزدیک موزوں ہونگے ان کو حکم دیا جائیگا کہ وہ ۱۲ جون ۱۹۳۶ء سپرنٹنڈنٹ مکینیکل ورکشاپ نارتھ ویسٹرن ریلوے مغلپورہ کے دفتر میں ورکشاپ سیلیکشن بورڈ کے سامنے پیش ہوں - ان کو اس مقصد سے سفر کرنے کے لئے ریلوے کی طرف سے مفت پاس دیئے جائیں گے۔

(۷) اگر کوئی امیدوار مندرجہ بالا طریقوں کے سوا کسی اور ذریعے سے تائید وحمایت حاصل کریگا وہ اس ملازمت کے ناقابل قرار دیا جائے گا۔

(۸) منتخب شدہ امیدوار کو تقرر سے پیشتر مقررہ میڈیکل معائنہ میں پاس ہونا ہوگا (ایجنٹ)

اعلان مضامین انعامی بابت ۱۳۵۵ھ

میلاد کمیٹی کا یہ دیرینہ اہم مقصد ہے کہ ہر سال حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ ومحاسن اسلام پر در جدید وقدیم کے محترم اہل قلم وطلباء کالج کو ہم بزم مضمون نگاری کرے اب کے بھی حسب ذیل مضامین تجویز کئے گئے ہیں - فاضل ادیبوں کی تنقید کے بعد بہترین مضمون نگار ومقرر کو طلائی تمغہ پیش کیا جائیگا - سابقتی مضامین واپس نہ کئے جائیں گے - اور فیصلہ ممتحنین قطعی سمجھا جائیگا۔

فیضان اسلام اور یورپ

یہ عنوان کل ہندوستان کے اہل قلم حضرات کی طبع آزمائی کے لئے تجویز کیا گیا ہے - مضمون فلسکیپ کے پندرہ صفحوں سے متجاوز نہ ہو اور ایک ہی رخ پر صاف خط میں لکھا جا کر سربمہر لفافہ میں ۹ ربیع المنور ۱۳۵۵ھ تک معتمد مجلس جشن میلاد النبی سکندرآباد کے پتہ پر آنا چاہیئے - مسابقت کے لئے کم از کم پانچ مضمون ہونا ضروری ہے۔

اسلام اور پیام امن

یہ عنوان طلباء مدرسہ نظامیہ وکالج ہائے حیدرآباد کی تقریری مسابقت کے لئے تجویز ہوا ہے - نیز یہ طے پایا ہے کہ مسابقت کنندے بتاریخ ۱۴ ربیع المنور ۱۳۵۵ھ روز جمعہ ۴ بجے اسلامیہ ہائی سکول سکندرآباد میں جمع ہو کر تین فاضل ممتحنین وحاضرین جلسہ کے روبرو اپنی اپنی باری سے تقریباً ۱۵ منٹ تقریر کریں مسابقت کیلئے کم از کم تین کالجوں کی شرکت ضروری ہے مسابقت کنندوں کے نام ۵ ربیع المنور ۱۳۵۵ھ تک دفتر جشن میلاد النبی سکندرآباد میں صاحب صدر کالج کے توسط سے وصول ہونا چاہیئے ہر کالج سے دو دو طالبعلم شریک ہو سکتے ہیں - مقررین اپنے ہمراہ کوئی کتاب یا یادداشت نہ رکھیں البتہ ۵ × ۳ انچ کے کاغذ پر کچھ نوٹ لا سکیں گے مجاز ہونگے طلباء کالج سے سرابی اسے تک کے طلباء ہیں

اسلامی سادہ زندگی

یہ عنوان طلباء ہائی سکولہائے حیدرآباد دکن ...

... مسابقت کیلئے تجویز ہوا ہے - طلباء بتاریخ ۱۴ ربیع المنور ۱۳۵۵ھ روز جمعہ صبح ۸ بجے اسلامیہ ہائی سکول سکندرآباد میں جمع ہو کر ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک مشغول تحریر مضمون ہوں فلسکیپ کے ۶ سے ۸ صفحات پر

دارالصناعت قادیان میں ایک مخلص ماہرِ فن لوہار کی ضرورت

دارالصناعت جس میں بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ بنصرہ العزیز یتیم نادار اور بے کار پرائمری پاس طلباء کو لیا جاتا ہے۔ جہاں لکڑی، چمڑے اور لوہے کے کام سکھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور منتخب شدہ طلباء کے جملہ اخراجات برداشت کئے جاتے ہیں۔ اس کی صنعت آہنی کے لئے ایک مخلص ماہرِ فن اور قابل لوہار کی ضرورت ہے۔ جو بچوں کی اخلاقی نگرانی کے علاوہ انکو اس فن میں باکمال بنانے کے لئے اپنے دل میں حقیقی تڑپ رکھتا ہو۔

احباب جماعت اپنی درخواستیں بہت جلد دفتر تحریک جدید میں ارسال فرماویں۔ امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق درخواستوں پر لازمی ہوگی

انچارج تحریک جدید قادیان

ایک حساب دان زندگی وقف کنندہ کی ضرورت

تحریک جدید کے ماتحت ایک ایسے زندگی وقف کنندہ کی ضرورت ہے۔ جو اکاؤنٹس کے کام سے واقف ہوں۔ کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ قادیان میں رہائش کے خواہشمند ہوں۔ ٹائپ جاننے والے اصحاب [illegible] ترجیح دی جائے گی۔ دوست بہت جلد اپنی اپنی درخواست انچارج تحریک جدید قادیان کے نام اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی اس تصدیق کے ساتھ کہ درخواست کنندہ اس کام کے اہل ہیں۔ مخلص اور اور امین ہیں۔ ارسال کردیں۔

(انچارج تحریک جدید۔ قادیان)

حبوب بواسیر خونی و بادی

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو۔ ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہوجاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہوچکے ہیں۔ آپ تجربہ کرکے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ (عگار)

تریاق جریان

دھات، رقت، تیبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش رو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہوچکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) نوٹ:۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے؟

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

عرق عثمانی رجسٹرڈ

یہ دوا بے حد مقوی، مبہی اور مصفا ہے۔ اس کے دو قطرے ملائی یا شہد میں ملا کر کھانے سے بے حد طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کمزور قوی بن جاتا ہے۔ اس کا ایک قطرہ دس قطرے خون کے پیدا کرکے آدمی کو مثل فولاد کے کردیتا ہے۔ ضعف دماغ۔ اعضائے رئیسہ، ہاضمہ جگر، مثانہ۔ بدخوابی۔ دردسر۔ قبض۔ بدہضمی۔ نسیان، گھبراہٹ دل، پیشاب کی زیادتی بار بار آنا اور جلن سے آنا، خون کی کمی، چہرے کی زردی، پژمردگی طبیعت، محنت سے نفرت، پنڈلیوں میں درد اور تمام دنیاوی لذتوں سے محروم رہنا۔ ایسے کل امراض کو بفضل خدا دور کردیتا ہے۔ عورتوں کی جملہ عوارض، سوکھنا۔ زردی وغیرہ کو بھی دفع کرنے میں اکسیر ہے زیادہ تعریف فضول ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت ایک شیشی عہ تین شیشی کے خریدار کو ایک شیشی مفت محصولڈاک ۸ ؍ (ایس۔ ایم عثمان اینڈ کو رورڈکی ریو۔ پی)

امتحان کے بعد بجلی کا کام سیکھئے

کیونکہ اس کام کے جاننے والوں کی ضرورت پنجاب یو۔ پی وغیرہ کے ہائیڈرو الیکٹرک ڈیپارٹمنٹ میں دن بدن بڑھتی جارہی ہے۔ اور بہترین درسگاہ سکول فار الیکٹریشنز لدھیانہ ہے۔ جو گورنمنٹ ریکگنائزڈ بھی ہے۔ اور ایڈڈ بھی۔ ہر قابلیت کے طلباء کے لئے سکول کھلا ہے۔ گورنمنٹ سے مالی امداد ملنے پر سکول کمیٹی نے فیس میں ایک تہائی رعایت کردی ہے۔ جو ماہواری جاتی ہے۔ پراسپکٹس مفت۔ مینجر

باجلاس جناب شیخ عبد الغنی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم خانیوال

جگوانداس ولد رام داس قوم مہاجن سکنہ تلمبہ۔ بنام:۔

(۱) نور احمد ولد نور محمد خاں قوم پٹھان بائر اوورسیر محکمہ بارک ماسٹری میانوالی۔

(۲) عاشق احمد خاں ولد نور محمد پٹھان بائر سکنہ کوٹی افغاناں بیرون لوہاری دروازہ ملتان شہر۔

(۳) مسماۃ مریم بی بی بیوہ لعل شاہ قوم قریشی سکنہ برمکان منشی الٰہی بخش متوفی محلہ کنگراں اندرون لاہوری دروازہ ملتان شہر

(۴) مسماۃ وزیر بی بی دختر " " " "

(۵) خدا بخش ولد شہزادہ قوم جٹ پیدا سکنہ سجاول براہ ڈاکخانہ تلمبہ تحصیل خانیوال۔

(۶) اللہ داد ولد صادق محمد " " " "

(۷) مسماۃ جیون بائی بیوہ جندہ قوم رلین معرفت جیون داس بھج سکنہ تلمبہ "

(۸) مسماۃ پوکر بائی بیوہ تیجہ رام " سکنہ تلمبہ ڈاکخانہ خاص "

(۹) عیشی رام ولد بہادر چند " پٹواری مال چک $\frac{105}{15.L}$

(۱۰) مسماۃ سندماں بائی بیوہ ٹھاکر داس قوم رلین معرفت پنڈت کانتا پرشاد دشمبر ہاسپیور ریس پی ممالک متوسط بنگال ناگپور ریلوے۔

(۱۱) ہیرا ولد کشن چند قوم رلین سکنہ دوکاندار چک $\frac{124}{15.L}$ تحصیل خانیوال

(۱۲) کرم چند ولد کشن چند قوم رلین پٹواری مال سکنہ للیرہ تحصیل کبیر والہ

درخواست تقسیم اراضی کھیوٹ ۶ واقعہ موضع وسیرل تحصیل خانیوال

بمقدمہ صدر۔ مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانیاں کو بذریعہ اطلاع نامہ جات تقسیم طلب کیا گیا ہے۔ مگر وہ حاضر عدالت نہیں ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ تعمیل سے گریز کررہے ہیں۔ اس لئے ان کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مورخہ ۲۹ $\frac{5}{36}$ کو بمقام خانیوال حاضر عدالت ہوکر اپنے عذرات اگر کوئی ہوں۔ پیش کریں۔

۱۳ $\frac{5}{36}$

(دستخط حاکم) (مُہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۱۶ رمئی۔ حکومت ہند کی طرف سے معاہدہ اوٹاوہ کی تنسیخ کے متعلق جو نوٹس حکومت برطانیہ کو دیا گیا تھا اسے برطانی بورڈ اوف ٹریڈ نے منظور کر لیا ہے۔ اور ۱۳ر نومبر سے معاہدہ منسوخ سمجھا جائیگا برطانی کابینہ کی سب کمیٹی عنقریب اس مسئلہ پر غور کریگی اور بعد بدگفت و شنید کے لئے اپنی تجاویز پیش کرے گی۔

لاہور ۱۵ رمئی۔ ترجمان احرار "مجاہد" اور نورانی الیکٹرک پریس سے ایک نہایت قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کے سلسلہ میں ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے۔ کہ ۲۶ تاریخ تک ضمانت داخل کر دی جائے۔

بمبئی ۱۶ رمئی۔ انجمن باشندگان ریاستہائے ہند کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ ہندوستان کو "برطانوی ہندوستان" اور "ہندوستانی ہندوستان" کے دو مختلف حصوں میں تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ مزید کہا۔ کہ ریاستوں کے باشندوں کو بھی جنگ آزادی کے لئے تیار رہنا چاہیئے

بمبئی ۱۵ رمئی۔ آزاد میدان میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کی۔ آپ نے تقریر کے دوران میں کہا۔ کہ ہندوستان کی مشکلات کی ذمہ داری سیاسیات کی نسبت اقتصادی وجوہ پر زیادہ ہے۔ جب تک ملک میں بھوک غربت اور عالمگیر بے روزگاری کا دور دورہ ہے۔ آزادی کی جدوجہد جاری رہیگی۔ نئی اصلاحات کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ کہ ان اصلاحات کو چلانیکا تصور بھی ذہن میں نہیں لایا جا سکتا

نتھیا گلی ۱۶ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ افغانستان کی نیشنل بنک کے زیر اہتمام پچاس لاکھ روپیہ (افغانی) کے سرمایہ سے افغانستان میں کپڑا تیار کرنے کی غرض سے ایک لمیٹڈ کمپنی کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ حکومت اور بنک مذکور نے اس کمپنی کے ایک تہائی حصے خریدے ہیں۔ صدر افغان اسمبلی وزیر تجارت اور دیگر اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی مرتب کی گئی ہے۔ جو تفاصیل پر غور کریگی۔

ٹوکیو ۱۷ رمئی۔ دفتر خارجہ چین نے اپنے سفیر مقیم ٹوکیو کو ہدایت کی ہے کہ شمالی چین میں جاپانی فوجوں کے خلاف احتجاج کیا جائے۔ نانکن کے جاپانی سفارتخانہ کو ایک احتجاجی یادداشت حوالے کی گئی ہے کہ شمالی چین میں جاپانی افواج کا اضافہ جاپان کے ان دعاوی کے سراسر خلاف ہے۔ کہ وہ چین کے خلاف کسی قسم کی جارحانہ کارروائی کرنیکا ارادہ نہیں رکھتا۔

مراد آباد ۱۶ رمئی۔ ضلع مراد آباد میں آندھی بارش اور ژالہ باری سے سخت نقصانات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مرغی کے انڈے کے برابر اولے پڑے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ ایک لڑکا اور متعدد بھیڑیں ہلاک ہو گئیں۔

لاہور ۱۶ رمئی۔ آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں لالہ جیون لال کپور کے خلاف مقدمہ زیر دفعہ ۱۲۴ تعزیرات ہند کی سماعت ہوئی۔ گذشتہ پیشی پر عدالت نے ملزم پر فرد جرم عاید کر دی۔ اور صفائی کے لئے مقدمہ ۲۲ رمئی پر ملتوی ہوا۔

امرتسر ۱۶ رمئی۔ آج امرتسر میں اخبار "کرتی" کے دفتر پر پولیس نے چھاپہ مارا بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دیسی ساخت کے دو بم "لال ڈھنڈورا" پمفلٹ کی کاپیاں اور مزید اشتراکی لٹریچر برآمد ہوا۔ دفتر کے تمام کارکنوں کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

جالندھر ۱۶ رمئی۔ لاری ڈرائیوروں کے وفد کی عرضداشت کے نتیجہ کے طور پر انسپکٹر جنرل پولیس نے ان کی شکایات دور کر دی ہیں۔ اور انہیں یقین دلایا ہے کہ لاریاں ۱۷ کی بجائے ۱۹ مسافروں کے لئے پاس کی جایا کریں گی۔

جافا ۱۶ رمئی۔ ایک گاؤں میں عربوں اور پولیس کے درمیان تصادم ہو گیا۔ ایک ہزار کے قریب عرب جو لاٹھیوں اور پتھروں سے مسلح تھے۔ وہاں جمع ہو گئے۔ پولیس کو انہیں منتشر کرنے کے لئے گولی چلانی پڑی جس کے نتیجہ میں ایک عرب ہلاک اور نو زخمی ہوئے

وارسا ۱۶ رمئی۔ پولینڈ کی کابینہ جو گذشتہ اکتوبر میں قائم ہوئی تھی۔ گورنمنٹ کے حلقوں میں باہم افتراق کے باعث مستعفی ہو گئی گورنمنٹ کے فوجی طبقہ کا مطالبہ ہے۔ کہ ملک کے اشتراکیوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ نائب وزیر خارجہ کو نئی گورنمنٹ قائم کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ رمئی۔ کل سوالات کے دوران میں دار العوام میں وزیر داخلہ نے بیان کیا کہ مقامی حکام ہوائی حملوں کے متعلق حفاظتی تدابیر پر غور کرنے میں مصروف ہیں۔ چنانچہ تجویز ہوئی ہے۔ کہ زہریلی گیس سے بچنے کے لئے تیس لاکھ نقاب تیار کئے جائیں گے۔

سری نگر ۱۶ رمئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جھیل وولر میں کشتی الٹ جانے سے متعدد اشخاص ڈوب گئے۔

تیج پور (سی۔ پی) ۱۶ رمئی۔ مسٹر راگھویندر راؤ کہ ریونیو ہوم ممبر حکومت سی پی نے آج قائم مقام گورنر کی حیثیت میں چارج لیا۔ نامنظور اصلاحات کے دوران میں دوسرا واقعہ ہے۔ کہ ایک نیشنلسٹ ہندوستانی صوبہ کی زمام حکومت تھام رہا ہے۔ آج کی تقریب کا سب سے اہم پہلو یہ تھا کہ مسٹر راؤ نے گاندھی کی ٹوپی کھدر کی قمیص کوٹ اور دھوتی پہنی ہوئی تھی۔

بنارس ۱۶ رمئی۔ بنارس ہندو یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سال سے جسمانی تربیت طلباء کے لئے لازمی قرار دی جائیگی

بریلی ۱۶ رمئی۔ فتح گڑھ سے ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ موضع ٹگرہ میں خون کی بارش ہوئی۔ مگر اس کا دائرہ صرف دو جگہ تک محدود رہا۔

لاہور ۱۶ رمئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ مقدمہ مسجد شہید گنج کا فیصلہ مئی کے آخری ہفتہ میں سنا دیا جائیگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ پولیس یہ خطرہ محسوس کر رہی ہے۔ کہ مقدمہ کا فیصلہ خواہ کچھ ہو۔ لاہور میں فساد کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لاہور میں پولیس کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور دہلی کے دروازہ کے باہر باغ میں پولیس کے لئے ایک بہت بڑی بارک بنائی گئی ہے۔

روما ۱۶ رمئی۔ ڈی آئی سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ حکومت آسٹریا نے حبشہ کے اٹلی کے ساتھ الحاق کو تسلیم کر لیا ہے۔

جبوتی ۱۶ رمئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ اطالویوں نے فرانس سے عدیس ابابا جبوتی ریلوے اور بندرگاہ جبوتی کو بیچ دینے کی درخواست کی ہے۔ دوسری جگہ سے اس کا معاوضہ دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے فرانسیسی حلقوں کا خیال ہے کہ وہ جبوتی سے ہرگز دستبردار نہیں ہونگے اگرچہ وہ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ حبشہ پر اطالیہ کا قبضہ اس بندرگاہ کی تجارت کے لئے موت کا پیغام ہے۔ تاہم فوجی مصلحتیں اس بندرگاہ کو اٹلی کے سپرد کرنے میں مانع ہیں۔

عدیس آبابا ۱۶ رمئی۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ اٹلی کے عدیس آبابا جانے کی خاص وجہ یہ ہے کہ جرنیل بڈوگلیو کا اثر اہل حبشہ پر قائم نہ ہونے پائے کیونکہ مسولینی کو اس کا بہت خطرہ ہے۔ بایہمہ اطالوی افسروں سے تو شاہ اٹلی کی روانگی کو خفیہ رکھا ہی جا رہا ہے لیکن اہل اٹلی سے بھی ان کی روانگی خفیہ طور پر ہوگی یہ بھی امکان ہے کہ شاہ اٹلی کے عدیس آبابا سے واپس آنے کے بعد سائنیور مسولینی بھی عدیس آبابا جائیں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی